اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۲۵

خطبہ نمبر ۲۱

الفضل

دارالامان قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷	۲۱ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ	یوم سہ شنبہ	مطابق ۸ اگست ۱۹۳۹ء	نمبر ۱۷۹

مدینۃ المسیح

قادیان ۶ اگست ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کل سوا تین بجے بعد دوپہر بذریعہ کار دھرمسالہ تشریف لے گئے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی آج ۱۲ بجے دوپہر کی گاڑی سے لاہور تشریف لے گئیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب ناظر تعلیم و تربیت کل شام کی گاڑی سے دھرمسالہ تشریف لے گئے ہیں۔

حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب بعارضہ بخار سخت علیل ہیں۔ آج صبح افاقہ تھا۔ مگر ایک بجے دوپہر کے بعد پھر سردی سے بخار ہو کر ٹمپریچر ۱۰۴ تک پہونچ گیا۔ اب ۹ بجے شب قدرے بخار میں کمی ہے احباب حضرت مولوی صاحب موصوف کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

کل محترم احمد آفندی حلمی صاحب جن کی قاہرہ سے آمد کے متعلق اطلاع "الفضل" میں دی جا چکی ہے ۱۲ بجے دوپہر کی گاڑی سے قادیان پہونچے۔ اسٹیشن پر حضرت مولوی شیر علی صاحب، جناب مولوی عبدالمغنی خان صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ، جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ اور دیگر بہت سے اصحاب اور کورکے والنٹیرز موجود تھے۔ گاڑی سے اترنے پر آپ کے گلوں میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ مسجد مبارک میں آ کر انہوں نے دو رکعت نفل ادا کئے۔ پھر مقبرہ بہشتی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مزار پر دعا کی۔ بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنی عمر کا حساب کرتے رہو

"چاہیئے۔ کہ اپنی عمر کا حساب کرتے رہیں۔ ان دوستوں اور رشتہ داروں کو یاد کریں۔ جو انہی میں سے نکل کر چلے گئے۔ لوگوں کی صحت کے ایام یونہی غفلت میں گزر جاتے ہیں۔ ایسی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ خوفِ الہٰی دل پر غالب رہے۔ جب تک انسان طول امل کو چھوڑ کر اپنے پر موت وارد نہ کر لے۔ تب تک اس سے غفلت دور نہیں ہوتی۔ چاہیئے کہ انسان دعا کرتا رہے یہاں تک کہ خدا اپنے فضل سے نور نازل کر دے۔ جویندہ یابندہ" (الحکم جلد ۵۔ نمبر ۱۹)

مفید زندگی کونسی ہے؟

"اچھی زندگی وہ ہے۔ جو عمدہ ہو۔ اگرچہ تھوڑی ہو۔ حضرت نوحؑ کے مقابلہ میں ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عمر بہت تھوڑی تھی مگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی عمر نہایت مفید تھی۔ تھوڑے سے عرصہ میں آپ نے بڑے بڑے مفید کام کئے۔ انبیاء کے اقوال میں ایک اثر ہوتا ہے۔ وہ اپنے ساتھ قوت قدسیہ رکھتے ہیں۔ یہ قوت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں سب سے زیادہ تھی" (الحکم جلد ۵۔ نمبر ۳۲)

سفر آخرت کیلئے ہر وقت طیاری رکھو

"چونکہ انسانی زندگی کا کچھ اعتبار نہیں۔ اس لئے جس قدر احباب اس وقت میرے پاس جمع ہیں۔ میں خیال کرتا ہوں۔ شائد آئندہ سال جمع نہ ہو سکیں۔ اور انہی دنوں میں میں نے ایک کشف میں دیکھا ہے۔ کہ اگلے سال بعض احباب دنیا میں نہ ہوں گے۔ گو میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس کشف کے مصداق کون کون احباب ہونگے اور میں جانتا ہوں۔ کہ یہ اس لئے ہے۔ تا ہر ایک شخص بجائے خود سفر آخرت کی طیاری رکھے"

(ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ۔ جلد اول صفحہ ۵۰)

مبارک وہ جو آخر بین ہے

"انسان کو یہی لازم ہے۔ کہ آخرت پر نظر رکھ کر برے کاموں سے توبہ کرے۔ کیونکہ حقیقی خوشی اور سچی راحت اسی میں ہے۔ یہ ایک یقینی امر ہے کہ کوئی بدکاری۔ اور گناہ کا کام ایک لحظہ کے لئے بھی سچی خوشی نہیں دے سکتا۔ بدکار و بدمعاش کو تو ہر دم اظہار راز کا خطرہ لگا ہوا ہے۔ پھر وہ اپنی بدکاریوں میں راحت کا سامان کہاں دیکھے گا۔ آخرت پر نظر رکھنے والے ہمیشہ مبارک ہیں۔۔۔

مرد آخر بیں مبارک بندہ است۔"

(الحکم ۱۲ر مارچ ۱۸۹۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پولینڈ پر جرمنی کے حملہ کی توقع

لنڈن سے ۵ راگست کی خبر ہے۔ کہ وارسا سے آمدہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ اس وقت تک ڈیڑھ دو لاکھ جرمن افواج پولینڈ کی مغربی سرحد کے ساتھ ساتھ جمع ہو چکی ہیں اور ابھی مزید آ رہی ہیں۔ یہ فوجیں جدید ترین اسلحہ سے پوری طرح مسلح ہیں۔ ان کے علاوہ ایک لاکھ مزدور اس لائن پر مورچہ بندی کے کام میں مصروف ہیں۔ اور جرمنی کی جدید وضع کی ہیبت ناک توپیں بھی وہاں نصب کر دی گئی ہیں۔ بوہیمیا اور بوہیویا میں یہ آرڈر جاری کر دیا گیا ہے کہ جو سڑکیں ملک کے اندرونی حصوں سے پولینڈ کو جاتی ہیں۔ ان سب کو دس دن کے اندر اندر مرمت کر دیا جائے۔ تا جرمن افواج کی نقل و حرکت میں سہولت پیدا ہو۔ چنانچہ بے شمار مزدور ان سڑکوں کی مرمت کا کام کر رہے ہیں۔ ان سب باتوں کو دیکھ کر قیاس کیا جا رہا ہے۔ کہ جرمنی عنقریب پولینڈ پر حملہ کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی لنڈن آمدہ ایک خبر یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ مسٹر ولیم سٹرینگ جو روس کے ساتھ گفت و شنید میں برطانوی سفیر کی رہنمائی کے لئے ماسکو گئے ہوئے تھے۔ لنڈن واپس آ رہے ہیں۔ کیونکہ اب یہ معاہدہ قریباً طے پا چکا ہے۔ اور عنقریب اس کا اعلان ہونے والا ہے۔ اور اس سے یہ نتیجہ بھی اخذ کیا جا رہا ہے۔ کہ ممکن ہے دو چار روز کے اندر اندر ہی عالمگیر جنگ چھڑ جائے لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی ہے کہ کابینہ برطانیہ کے ممبر سر طامس انسکپ نے ایک تقریر

m-v.kdu-81

پریشان کن اعداد و شمار

تاریخ کے مطالعہ سے جس میں تمام ملکوں کے حالات درج ہوتے ہیں ہم کو مسلسل جنگوں کی روئدادوں سے سابقہ ہوتا ہے۔ یہ وہ جنگ ہوتے ہیں جن کا آغاز یا تو کسی زبردست بادشاہ کے قتل ہوتا ہے یا ان جھگڑوں سے جن کے ذریعہ قوموں کی قسمتوں کا فیصلہ کرنا مقصود ہوتا ہے۔ اکثر تو ایسا بھی ہوتا ہے کہ شادی ہی رچاتے رچاتے جنگ کی نوبت آ جاتی ہے۔ خطہ ہائے زمین پر قبضہ اور تسلط کے لئے بھی جنگ ہوا کرتی ہے پھر جب ہم ان جنگوں کے انجام پر غور کرتے ہیں۔ تو یہ دیکھ کر بڑی حسرت ہوتی ہے کہ ہمیشہ جنگوں میں کامیابی یا ناکامی کی وجہ جرنیلوں کی قابلیت یا عدم قابلیت ہی نہیں ہوا کرتی بلکہ اکثر تباہ کن عوارض اس کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ جو فوج کی فوج کو چوپٹ کر دیتے ہیں۔

مذکورہ بالا حقیقت سولہویں صدی کے واقعات سے آشکارہ ہوتی ہے پہلے بھی اس قسم کے حادثات وقوع میں آئے ہیں اور گذشتہ جنگ عظیم میں بھی اس حقیقت کو دخل تھا۔ چنانچہ ۱۵۵۶ء کا واقعہ ہے کہ شاہنشاہ میکسی ملین ثانی نے اسی ہزار آدمیوں کی ایک عظیم الشان فوج تیار کی کہ سلطان سلیمان شاہ ہنگری پر حملہ آور ہو۔ فوج دریائے ڈینیوب کے کنارے خیمہ زن ہوئی۔ یہاں فوج کو کھانے کے لئے رسد تھوڑی ملی۔ اور پانی جو پینے کو ملا وہ بھی بہت برا تھا۔ اس طرح تپ محرقہ جیسی وبا کے لئے زمین تیار تھی۔ وبا شروع ہو گئی۔ اس تباہ کن عارضہ نے کچھ ایسی بدحالی پھیلائی کہ خیموں کو ہٹا دینا پڑا اور شاہنشاہ میکسی ملین ایک نہایت غیر تشفی بخش مصالحت پر مجبور ہو گئے۔ ان اندوہناک صورت حالات سے ہر کوئی واقف ہے جن کے زیر اثر نپولین اول کو ماسکو میں پسپا ہو کر بیٹھ دکھانی پڑی۔ مگر یہ کوئی نہیں جانتا کہ نپولین کی فوج کے زائد تر افراد وبائی امراض کے ہاتھوں مارے گئے۔ جنگ کریمیا میں بیس ہزار فرانسیسی زخموں سے گھائل ہو کر مارے گئے مگر وبائی امراض کے ہاتھوں پچاس ہزار فرانسیسیوں کی جانیں تلف ہوئیں۔ اسی طرح ۵ ہزار انگریز زخموں سے گھائل ہوئے اور سترہ ہزار امراض کی نذر ہوئے۔ روسیوں کی بھی صرف ۳۸۰۰۰ فوج تیغ و تفنگ کے ہاتھوں ماری گئی جہاں ۳۷۰۰۰ روسیوں کو مہلک امراض نے کھا لیا جنگ عظیم کی فوجوں کی وسیع اور پھیلی ہوئی نقل و حرکت نے ملیریا کو بہت سے دور دراز کے ملکوں تک پہنچا دیا جنگ اپنے ہمراہ بدحالیوں اور قحط کے ساتھ ساتھ بہت سی اور مصیبتیں لاتی ہے دور حاضرہ کے ماہرین "اصول حفظان صحت" کو ان مصیبتوں کے خلاف سخت جنگ کرنی پڑتی ہے ہمارا خیال ہے کہ مجلس بین الاقوام کی ملیریا کمیشن کے کارہائے نمایاں اس قابل ہیں کہ ہم ان پر تشکر و طمانیت کے پھول برسائیں جہاں کہیں بھی ملیریا کا دخل ہوتا ہے یا اس بیماری کے پھیلنے کا خطرہ ہوتا ہے طبی حکام اس کے مقابلہ کے لئے چاق و چوبند ہو جاتے ہیں۔ ہم کو ماہرین طب کا شکر گذار ہونا چاہئیے کہ وہ اپنے تمام نسخوں میں کونین استعمال کرتے ہیں۔ بلاشبہ کونین سے بہت سی بیماریاں رفع ہو جاتی ہیں ہر روز تمام کرہ ارض پر لوگ ہزاروں اور لاکھوں کی تعداد کونین کے چھ گرین یومیہ کھا کر ملیریا کے موذی مرض سے جس نے لاکھوں کا پہلے ہی خاتمہ کر دیا ہے چھٹکارا پاتے ہیں۔ باقاعدہ علاج کے لئے ملیریا کمیشن کی سفارش ہے۔ کہ پانچ سے سات دن تک کونین کے خوراک ۱۵ سے ۲۰ گرین تک یومیہ استعمال کرنے چاہئیں ملیریا زدہ انسانوں کی تعداد کے خطرناک اندازوں کے متعلق ہم اتنا عرض کریں گے۔ کہ دور حاضرہ کے طبی اصولوں کی کھلی فتح ہے کہ کونین کے مختصر علاج سے نہایت خوشگوار نتائج پیدا ہو رہے ہیں۔

ایک نہایت محفوظ اور نفع مند کاروبار

دوست عموماً دریافت کرتے رہتے ہیں۔ کہ انہیں کوئی ایسا کاروبار بتایا جائے جو ایک طرف تو محفوظ ہو۔ اور اس میں خطرے کا احتمال کم ہو۔ اور دوسری طرف اس میں نفع کی بھی کافی توقع ہو۔ یہ ہر دو فائدے عموماً ایک جگہ جمع نہیں ہوا کرتے یعنی بعض تجارتیں نفع مند بہت ہوتی ہیں۔ مگر ان میں خطرے کا پہلو کافی غالب ہوتا ہے اور بعض میں خطرے کا پہلو کم ہوتا ہے۔ مگر ساتھ ہی نفع کی توقع زیادہ نہیں ہوتی۔ اور ایک حد تک اصولاً یہ درست بھی ہے۔ کہ جہاں کاروبار محفوظ ہو وہاں کسی قدر نفع کی شرح گر جاتی ہے۔ لیکن حال ہی میں خدا کے فضل کے ماتحت سندھ میں ایک جننگ فیکٹری جاری کی گئی ہے۔ جس میں کپاس کے بنولے کو جدا کرنے کا کام ہوتا ہے۔ اس کارخانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ اور صدر انجمن احمدیہ کا بھی حصہ ہے۔ سندھ کا علاقہ چونکہ کپاس کے لئے خاص شہرت رکھتا ہے۔ اور اس میں اعلیٰ قسم کی کپاس کثرت کے ساتھ پیدا ہوتی ہے اور خدا کے فضل سے اس علاقہ میں سلسلہ نے نہایت وسیع پیمانہ پر اراضیات بھی حاصل کی ہیں۔ اس لئے یہ کارخانہ نہایت محفوظ حالت میں ہے۔ کیونکہ اپنی سٹیٹوں کی پیداکردہ کپاس ہی اس کے لئے بڑی حد تک کافی ہو جاتی ہے۔ یہ کارخانہ ایک لاکھ سے زائد روپیہ میں اعلیٰ درجہ کی مشینری سے قائم کیا گیا ہے۔ اور ریلوے سٹیشن کے بالکل ساتھ ہے۔ اور امید کی جاتی ہے۔ کہ انشاء اللہ اس میں معقول منافعہ ہوا کرے گا۔

پس جو احباب محفوظ اور نفع مند کاروبار میں اپنا روپیہ لگانا چاہیں۔ ان کے لئے یہ نہایت عمدہ موقعہ ہے۔ کہ اس جننگ فیکٹری کے حصص خریدیں۔ فی حصہ دس روپے مقرر ہے۔ لیکن عام حالات میں ایک سو حصوں سے کم فروخت نہیں کیا جاتا۔ البتہ خاص حالات میں پچاس حصے تک بھی فروخت ہو سکتے ہیں۔ جو دوست اس کاروبار میں شریک ہونا چاہیں۔ وہ بہت جلد خاکسار کے ساتھ خط و کتابت کریں۔

فرزند علی عفی عنہ سیکرٹری بورڈ آف ڈائریکٹرس

جننگ فیکٹری کنری سندھ صدر دفتر قادیان دارالامان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کلکتہ ۵ اگست۔ آج ڈمڈم جیل
سے دو سیاسی قیدی رہا کر دیئے گئے
ان کی سزا کی میعاد ابھی دو سال باقی
تھی۔ بھوک ہڑتال ترک کرنے کے بعد
یہ پہلے قیدی ہیں جنہیں رہا کیا گیا۔

وارسا ۵ اگست۔ حکومت پولینڈ
کی طرف سے ڈینزگ سینیٹ کو متنبہ
کیا جا رہا ہے کہ اگر کسی غیر ملکی فوج کو
ڈینزگ کی آزاد ریاست کو پار کرنے
کی اجازت دی گئی۔ تو سخت کارروائی
کی جائے گی۔

بمبئی ۵ اگست۔ گورنمنٹ نے
فیصلہ کیا ہے کہ کارخانوں کا تیار شدہ
کپڑا فروخت کرنے والے لائسنس
حاصل کیا کریں۔ چنانچہ ۱۳ ہزار اشخاص
نے لائسنس لیتے ہیں۔ جس کے یہ معنے
ہیں۔ کہ ہر سو شخص کے پیچھے بمبئی میں
ایک پارچہ فروش ہے۔ کل آبادی تیرہ
لاکھ ہے۔ ہر شخص اوسطاً ۱۴-۱۵ گز کپڑا
ہر سال خریدتا ہے۔

پٹنہ ۵ اگست۔ بہار سرائے کے
قریب ایک دخانی کشتی کے الٹ جانے
سے ۵۰ اشخاص ڈوب گئے ہیں۔

دمشق ۵ اگست۔ عراق کے
وزیر اعظم نوری سعید پاشا ۷ اگست
کو یہاں پہنچ رہے ہیں۔ اور کہا جا رہا ہے
کہ ان کی آمد شام میں بادشاہت کے
قیام کے سلسلہ میں ہے۔

سری نگر ۵ اگست۔ آج کشمیری
پنڈتوں نے کھیر درگا مندر ستیہ آگرہ کا سلسلہ
جاری رکھا۔ ۹ ستیہ آگرہیوں نے
مندر کے تین کمروں پر قبضہ کر لیا تھا
اور دوسرے فریق کے آدمیوں نے ان
کو گھسیٹ کر باہر نکالا جس سے کئی ایک
کو زخم آئے۔ ہزاروں اشخاص نے ننگے
سر ایک جلوس نکالا جو مندر تک جا کر
ختم ہو گیا۔

وارسا ۵ اگست۔ مغربی سرحد
پر جرمنی کی فوجی طیاریوں کے پیش نظر
یہاں بھی لام بندی زور شور سے ساتھ
شروع ہو گئی ہے۔ ریزرو فوجیوں اور
افسروں کو واپس ڈیوٹی پر بلایا جا رہا ہے
ایک پولش اخبار نے لکھا ہے کہ جرمنی
کی فوجی تیاریاں ایسی غیر معمولی ہیں۔ کہ
پولینڈ اور اتحادی اس سے بے پروا
نہیں رہ سکتے۔

کٹک ۵ اگست۔ مسٹر بوس
یوتھ کانفرنس کی صدارت کے لئے آج
یہاں پہنچے۔ مقامی رہنماؤں کے ساتھ
لوگوں نے ان کا ہاتھی پر جلوس نکالا۔

چنگ کنگ ۵ اگست۔ کل جاپانیوں
نے یہاں اس قدر شدید بمباری کی
کہ جرمنی کا قونصل خانہ تو بالکل تباہ
ہو گیا۔ اور برطانیہ کے قونصل خانہ
کو شدید نقصان پہنچا۔ فرانسیسی قونصل خانہ
پر بم برسائے گئے۔ جس سے ۸ کارکن
زخمی ہوئے۔

راولپنڈی ۵ اگست۔ محکمہ
زراعت کی طرف سے اعلان کیا گیا
ہے۔ کہ پوہلی کو تلف نہ کرنے کی وجہ
سے زمینداروں کو ہر سال پانچ روپیہ
فی ایکڑ کا نقصان ہوتا ہے۔ صرف
راولپنڈی ڈویژن میں اس سے ۶۰
لاکھ کا نقصان ہوتا ہے۔

الہ آباد ۵ اگست۔ پنڈت نہرو
نے ایک پریس رپورٹر سے بیان کیا
کہ اگر خاص حالات پیدا نہ ہوئے۔
تو میں اس ماہ کے آخر میں چین روانہ
ہو جاؤں گا۔ تا جنگ کے حالات کا
مطالعہ کر سکوں۔

کراچی ۵ اگست۔ سندھ میں
کولیشن وزارت کے قیام کے سلسلہ میں
سردار پٹیل اور مسٹر نچلداس میں گفت
و شنید جاری ہے۔ سندھ کے کانگرسی
لیڈروں کو بمبئی بلایا گیا ہے تا گفت
و شنید میں آسانی رہے۔

شملہ ۵ اگست۔ انٹرنیشنل لیبر
آفس کے فراہم کردہ اعداد و شمار مظہر
ہیں کہ جنوری ۱۹۳۹ء سے ہندوستان
کا معیار زندگی ترقی کر رہا ہے۔ یہ
بھی اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ اس ماہ میں
لاہور کا معیار زندگی بمبئی کی نسبت
بہت بلند رہا ہے۔ اعداد و شمار صرف
بمبئی۔ لاہور۔ اور احمد آباد سے فراہم
کئے گئے تھے۔

رانچی ۵ اگست۔ سر موریس ہیلٹ
گورنر بہار آج ریٹائر ہو کر جا رہے ہیں
آپ نے ایک پیغام دیا۔ جس میں کہا ہے
کہ موجودہ کانگرسی وزارت مفید کام
کر رہی ہے۔ اور اس کی بعض سکیموں
سے صوبہ کو فائدہ پہنچنے کی امید ہے

لاہور ۵ اگست۔ لالہ ہرکشن لال
آنجہانی کے لڑکے مسٹر جیون لال گابا کو
بھی توہین عدالت کے چار مختلف جرائم
میں ہائیکورٹ نے ۲۵ ماہ قید کی سزا
دی تھی۔ جس میں سے ایک ماہ بھگتنے کے
بعد آپ نے معافی نامہ داخل کر دیا۔ جسے
منظور کرتے ہوئے آپ کو رہا کر دیا گیا۔

الہ آباد ۵ اگست۔ شیعہ سنی
نزاع یہاں بھی پھیل رہا ہے۔ یونیورسٹی
میں اردو کا ٹیچر ایک شیعہ ہے۔ سنی طلباء
نے اس سے اردو پڑھنے سے انکار
کر دیا ہے۔

بمبئی ۵ اگست۔ بہار کانگرسی
گورنمنٹ المونیم تیار کرنے کا ایک
بہت بڑا کارخانہ جاری کر رہی ہے۔
ایک کانگرسی انڈسٹریلسٹ نے ذمہ
لیا ہے۔ کہ بیس لاکھ میں یہ قائم ہو جائیگا
اور اس سے ہندوستان کو سالانہ چالیس لاکھ
روپیہ کی بچت ہو گی۔ جو غیر ممالک سے
المونیم کے برتن خریدنے پر صرف
ہوتا ہے۔

لاہور ۵ اگست۔ پنجاب اسمبلی
کا اجلاس اکتوبر میں شروع ہو گا جس
میں لاہور کارپوریشن بل لازمی طور پر
پیش ہو جائے گا۔ اور غالباً سیلیکٹ
کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے گا۔ اگر اسے
جلد از جلد منظور کرنا مطلوب ہوا۔ تو
جنوری میں خاص اجلاس طلب کیا جائیگا
اسی سیشن میں پنچایت بل اور پرائمری
ایجوکیشن بل پاس ہونگے۔

دہلی ۵ اگست۔ صراف خانہ
میں فاروڈ بلاک والے ایک جلسہ کرنا
چاہتے تھے۔ مگر پولیس نے انہیں منتشر
ہونے کا حکم دیا۔ اور انکار کی صورت
میں سٹیج پر قبضہ کر لیا۔ اور مہتمم جلسہ کو
گرفتار کر لیا۔

لاہور ۵ اگست۔ وزیر لوکل سیلف
گورنمنٹ نے اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے
لیڈر کو لکھا ہے۔ کہ لاہور کارپوریشن
بل میں اچھوتوں کے متعلق طریق انتخاب
کے اصول میں کوئی نئی تبدیلی نہیں کی جائیگی
گویا ان کے لئے جداگانہ انتخاب نہیں
رکھا جائے گا۔

لکھنؤ ۵ اگست۔ سید علی ظہیر ایم
ایل۔ اے ممبر نیرہ بورڈ نے بورڈ کی
رکنیت سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ اور
بیان کیا ہے کہ اس تحریک کا جاری رکھنا
ملک اور شیعہ دونوں کے لئے مضر ہے۔

وارسا ۵ اگست۔ ڈینزگ سینیٹ
نے پولینڈ کے ایک سخت نوٹ سے متاثر
ہو کر یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ پولینڈ کے جنگی افسروں کا

احمدی احباب کو چاہیئے

کہ اپنے بچوں کے ذریعہ (جن کے بچے قادیان کی کسی درسگاہ میں تعلیم حاصل کرتے ہیں) **قرآن مجید مترجم معہ مکمل تفسیری نوٹ** بطرز تیسیر القرآن جس کا اردو ترجمہ تحت اللفظ ہے۔ اور منظور شدہ نظارت تالیف و تصنیف ہے منگوالیں۔ اس طرح آپ کو محصولڈاک کی بچت رہے گی۔ ہدیہ مجلد قرآن مجید مترجم کٹیہ سنہری دو روپے زردیا سرخ کاغذ دو روپے چار آنہ۔ سفید کاغذ اول قسم مجلد سنہری مرا کو جلد تین روپے۔ اول قسم کا غذ سفید جلد چمڑا تین روپے آٹھ آنہ۔ **سلسلہ کتب اسلام** کی پانچ کتابیں جو منظور شدہ نظارت تالیف و تصنیف قادیان ہیں اور جن کو علماء کرام سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بے حد پسند فرمایا ہے۔ مکمل سٹ اصلی قیمت عہ رعایتی عہ سنہری کٹیہ مجلد عہ اس کے علاوہ قادیان کے جملہ مدارس کی کتب و خلاصہ جات **محمد عثمان بنت اللہ** تاجر کتب قادیان سے منگوائیں۔

DALHOUSIE DALHOUSIE

CHEAP RAIL-CUM-ROAD RETURN TICKETS AVAILABLE FOR SIX MONTHS FROM ALL IMPORTANT STATIONS.

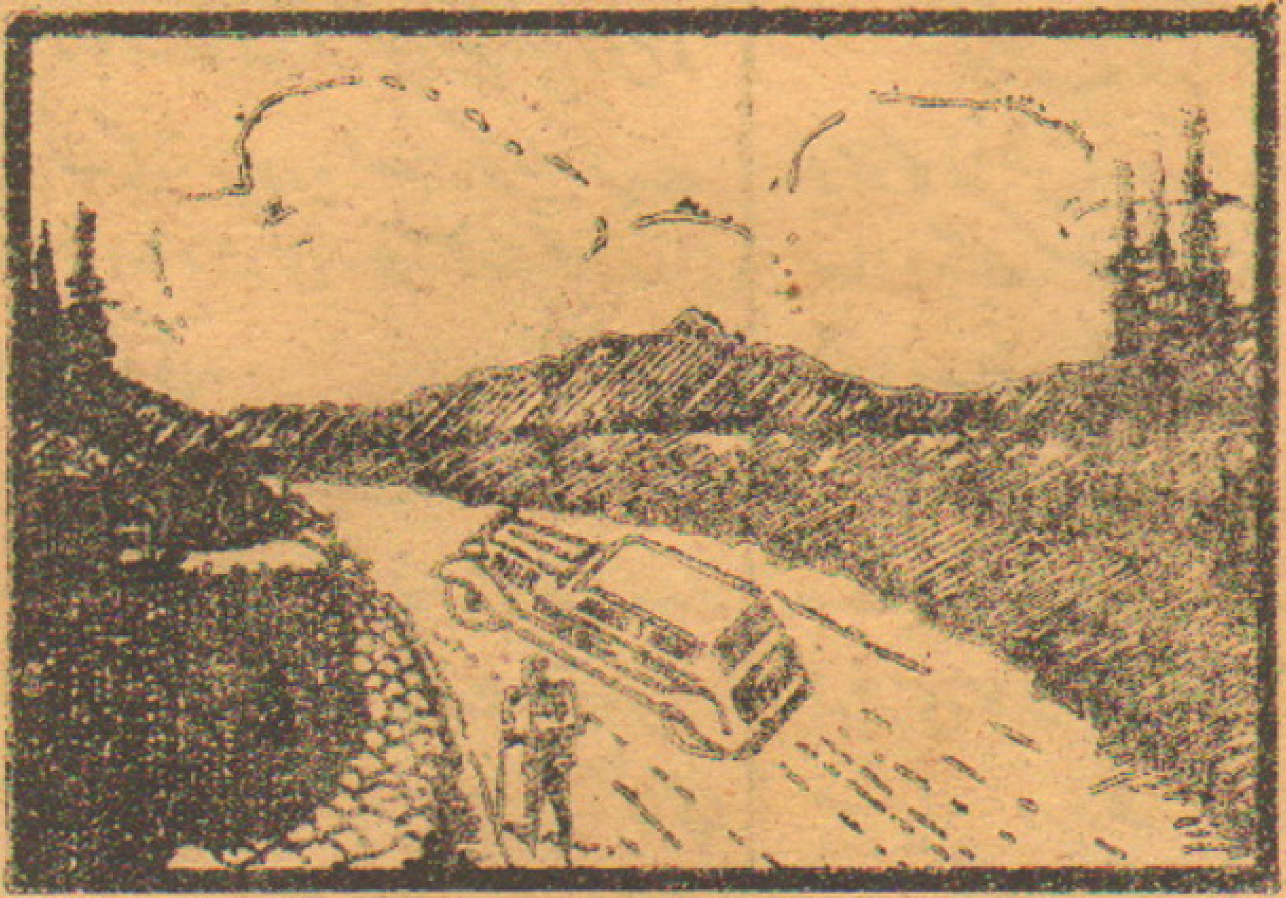

ALL ROAD TRANSPORT INSURED.
SAFEST. CHEAPEST. BEST.

FOR FURTHER PARTICULARS APPLY

CHIEF COMMERCIAL MANAGER.
N.W.R. LAHORE.

نارتھ ویسٹرن ریلوے

خواجہ صاحب عرس بمقام اجمیر ۱۹۳۹ء

خواجہ صاحب عرس بمقام اجمیر کے سلسلہ میں ۱۲۔ اگست سے ۲۲۔ اگست ۱۹۳۹ء تک تیسرے درجہ کے واپسی ٹکٹ بشرح ۱½ کرایہ نارتھ ویسٹرن ریلوے نیز بی۔ بی اینڈ سی۔ آئی۔ ریلویز پر مندرجہ ذیل سٹیشنوں سے اجمیر تک اور واپس براستہ دہلی جاری کئے جائیں گے۔ یہ ٹکٹ واپسی سفر کی تکمیل کے لئے ۳۱۔ اگست ۱۹۳۹ء کی نصف شب تک کارآمد ہوسکیں گے۔ پشاور چھاؤنی۔ پشاور شہر۔ نوشہرہ۔ مردان جوبیاں کوہاٹ چھاؤنی کیمبل پور۔ راولپنڈی جہلم۔ لاہور۔ امرتسر۔ جالندھر شہر۔ لدھیانہ۔ ملتان شہر۔ ملتان چھاؤنی۔ بہاولپور خریدے ہوئے ٹکٹ اگر استعمال نہ کئے جائیں۔ تو ان کا کرایہ واپس نہیں کیا جائے گا۔ کرایہ جات وغیرہ کی تفصیلات سٹیشن ماسٹروں سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

چیف کمرشل منیجر لاہور

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کرچکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اسقدر لگتی ہے۔ کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کرسکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آب حیات کے تصور فرمائیے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کر دے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی بھی ہے۔ اس کی صفت تحریر میں نہیں آسکتی۔ تجربہ کرکے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آجتک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (عہ)

نوٹ۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے

ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر ۵ لکھنو۔**

ذیابیطس

اس کے علاج کے لئے تین دوائیں ایک امریکن ڈاکٹر کے مجربات میں سے میرے پاس موجود ہیں۔ ان دواؤں کو اس ڈاکٹر نے تمام عمر استعمال کیا۔ اور بہت کامیاب ثابت ہوئیں۔ ضرورت مند منگا کر استعمال کریں۔ دیگر امراض کے علاج کے لئے بھی لکھیئے ؎

ڈاکٹر ایم۔ ایچ احمدی معرفت الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خضاب دلپذیر

نہایت عمدہ اور سستا پانچ منٹ میں سفید بالوں کو سیاہ کر دیتا ہے۔ قیمت فی شیشی دو آنے۔ ایک درجن شیشی یکمشت خریدنے والے سے ایک روپیہ دو آنے پتہ ذیل سے طلب کریں ؎

منیجر شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور

فارم

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ۔ ۱ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ لال دین ولد محکم دین ذات جٹ سکنہ روہیلا تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۴ اگست ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ یکم اگست ۱۹۳۹ء

(دستخط) **جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے ایل ایل بی**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

فارم

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۵۔ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ کمیرا ولد گھسیٹا ذات ماچھی سکنہ موترکی تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ نے زیر دفعہ ۹۔ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام ڈسکہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۶ دسمبر ۱۹۳۹ء مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۳۹ء

(دستخط) **جناب سردار شو دیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

تحریک جدید کے وعدے اگست میں پورے کردیں

اللہ تعالےٰ کی دی ہوئی توفیق سے جن جماعتوں کے عہدہ دار اپنے عہد کے پورا کرنے میں خاص کوشش کرتے ہیں۔ ان کے دوسرے احباب بھی ادائیگی میں سبقت دکھاتے ہیں۔ مگر جن جماعتوں کے کارکن خود غفلت اور سستی سے کام لیتے ہیں۔ وہ آخر میں ندامت کا شکار ہو جاتی ہیں۔ مگر ندامت ان کو کوئی نفع نہیں دیتی۔ ایسی جماعتیں اور افراد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد غور سے پڑھیں اور تحریک جدید کے وعدوں کو اگست میں پورا کرنے کی پوری جد و جہد کریں۔ کیونکہ آخری وقت قریب آ گیا ہے۔ اور کام ابھی بہت پڑا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

”خدا تعالےٰ کے کام ہو کر رہیں گے۔ بندوں کی سستی یا غفلت ان میں کوئی حرج نہیں پیدا کر سکتی۔ وہ جو سستی کرتا ہے خود اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ اور اپنے آپکو اور اپنی نسلوں کو خدا تعالےٰ کے فضلوں سے محروم کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کا دین زید یا بکر کا محتاج نہیں۔ اگر زید یا بکر پہلی آواز دینے والوں میں سے نہیں تو خدا تعالےٰ دوسرے ثواب کی پہلی آواز بھی ان ہی تک پہونچاتا ہے۔ لیکن اگر وہ اس آواز کو نہ سنیں۔ اور اس کی طرف سے کان بہرے کر لیں۔ تو پھر وہ دوسرے شخصوں کو آگے لے آتا ہے۔ تاکہ وہ اس کے دین کی خدمت کریں کہ خدا تعالےٰ کی جماعتیں تھک جانے والے ملال پیدا کرنے والے اور ہتھیار پھینک دینے والے اور نتائج کے متعلق جلد بازی کرنے والے کبھی قبول نہیں ہوتے“۔

پس تحریک جدید میں ہر وعدہ کرنے والا موعود خلیفہ کی آواز پر لبیک کہے۔ اور پوری کوشش کرے۔ کہ اس کا وعدہ اگست میں سو فیصدی پورا ہو جائے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

معاونین الفضل کا شکریہ

جولائی کے آخری نصف حصہ میں الفضل کے چودہ نئے خریدار بنے۔ ان میں سے سات اصحاب نے از خود خریداری قبول فرمائی۔ اور سات خریدار مندرجہ ذیل اصحاب نے مرحمت فرمائے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(۱) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے قادیان — ایک خریدار
(۲) مکرم شیخ فضل حق صاحب ریلوے گارڈ سہارنپور — ”
(۳) مکرم عبد الحق صاحب قادیان — ”
(۴) ” چودھری غلام احمد صاحب کھوکھر ایم۔ اے جڑانوالہ — تین خریدار
(۵) ” حکیم احمد رضا صاحب ڈیرہ غازیخاں — ایک خریدار

دعا ہے اللہ تعالےٰ ان تمام اصحاب کو بہترین اجر عطا فرمائے۔

دوسرے احباب سے بھی گزارش ہے۔ کہ ”الفضل“ کی توسیع اشاعت کے لئے کوشش فرماتے رہیں۔ تا جہاں اخبار کے معنوی لحاظ سے ترقی کرنے کے ذرائع مہیا ہوں وہاں قومی پریس بھی مضبوط ہو۔

خاکسار منیجر الفضل قادیان

آرزوئے دل

اٹھ آہ رسا لے جا اک عرض غریبانہ — تازہ ہو جہاں میں پھر گزرا ہوا افسانہ
اے ساقیٔ کوثر تو یکتا ہے سخا میں تو — قائم رہے دنیا میں دائم ترا میخانہ
اک جرعۂ مے ساقی ہو جائے عطا مجھ کو — اور ہو بھی وہ کچھ ایسی کر دے مجھے مستانہ
جز نام ترے ساقی آئے نہ زباں پر کچھ — دنیا یہ پکار اٹھے احمدؐ کا ہے دیوانہ
وہ نیّر اعظم جو فاران سے چمکا تھا — پھر اس سے چمک اٹھے وہ دل جو ہے بیگانہ
شیطاں سے بتا مجھ کو کیونکر ملے چھٹکارا — وہ راہ بتا جس پر ہے کوچۂ جانانہ
اس دوریٔ منزل کا کچھ حل بھی بتا دے تو — ایسا نہ ہو فرقت میں مرجائے یہ دیوانہ
صدقے میں مسیحا کے وہ موج تکلّم دے — جو میری طرح کر دے دنیا کو بھی دیوانہ
چرچا ہو ترے دیں کا پھر مشرق و مغرب میں — مٹ جائے زمانہ سے یہ شرک سفیہانہ
دامن تری رحمت کا ہاتھوں سے نہ چھٹ جائے — جب تک نہ مدد دے تو مشکل ہے بجھے پانا

جو عمر ہے اب باقی کٹ جائے تری دھن میں
تو شمع جہاں آرا میں ہوں ترا پروانہ

خاکسار عبد الحکیم احمدی از شملہ

تحریک جدید کا نواں اور دسواں مطالبہ

۹۔ وقف رخصت موسمی

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

”جماعت میں یہ روح ہونی چاہئیے۔ کہ جس طرح وہ مالی قربانی کرتی ہے اسی طرح وہ جسمانی قربانی میں بھی حصہ لے۔ جس قدر ملازم زمیندار تاجر اور پیشہ ور ہیں۔ اور جنہیں چھٹیاں مل سکتی ہیں۔ ایک یا دو یا تین ماہ جتنا عرصہ کوئی دے سکے تبلیغ کے لئے دے۔ یہ بھی نفلی نیکی ہے۔ اگر جماعت نے اس پر عمل نہ کیا۔ تو اس کے نتائج نہایت خطرناک نکلیں گے۔ جماعت کی ترقی کے لئے یہ چیز نہایت ضروری ہے۔ اگر سارے احمدی اس کام پر لگ جائیں۔ تو دنیا دیکھتی کی دیکھتی رہ جائے۔ اور ہمارا قدم ترقیات کی بلند چوٹیوں پر پہونچ جائے“۔

۱۰۔ صاحب پوزیشن لیکچر دیں

جو دوست لیکچر دینے کی قابلیت رکھتے ہوں۔ اور اپنے عہدہ یا کسی علم وغیرہ کے لحاظ سے لوگوں میں پوزیشن رکھتے ہوں اور جنکو لوگ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہوں اپنے آپکو پیش کریں۔ تا مختلف مقامات کے جلسوں میں ان سے تقریریں کرائی جائیں۔

انچارج تحریک جدید قادیان

مہتہ عبد الخالق صاحب کی امریکہ کو روانگی

شیخ عبد الخالق صاحب مہتہ ابن جناب بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی کولوراڈو سکول آف مائنز (امریکہ) میں تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے کل ۷ اگست کو پانچ بجے کی گاڑی سے روانہ ہوں گے۔ اور لاہور سے ۹-۴۰ پر کراچی میل سے سوار ہو کر ۹ اگست کو صبح کے وقت کراچی پہونچیں گے جہاں سے ۱۳ اگست کو جہاز پر سوار ہوں گے اور براہ بصرہ و بغداد لنڈن ہوتے ہوئے انشاء اللہ امریکہ جائیں گے۔ جناب بھائی صاحب موصوف درخواست کرتے ہیں۔ کہ احباب ان کی کامیابی اور بخیریت واپسی۔ نیز تقوےٰ و طہارت اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خصوصیات کی پابندی کی ...

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

انسان کی قلیل زندگی اور عظیم الشان ذمہ واری

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

فرمودہ ۱۴ جولائی ۳۹ء لوئر دھرسالہ

تشہد، تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

اللہ تعالےٰ کے قانون میں ہمیں ہر جگہ ایک بیداری نظر آتی ہے۔ صرف انسان ہی ایک ایسا وجود ہے۔ جس میں سستی اور غفلت پیدا ہو جاتی ہے اور اس پر اگر ہوشیار بھی ہوتا ہے۔ تو دَورے آتے رہتے ہیں۔ اس کے خلاف ہم دیکھتے ہیں۔ چاند ہے۔ سورج ہے۔ ستارے ہیں۔ درخت ہیں۔ پودے ہیں۔ جھاڑیاں ہیں۔ ان چیزوں کے کاموں میں یا اور ہزاروں اور لاکھوں چیزیں ہیں۔ ان کے کاموں میں کبھی غفلت نہیں آتی

انسان کی زندگی

دُنیا کے مقابلہ میں کتنی حقیر ہے۔ دُنیا کی پیدائش کا اندازہ اربوں سال کا لگایا گیا ہے۔ اربوں سال کے مقابل انسان کی ساٹھ ستر سال کی زندگی کیا حقیقت رکھتی ہے۔ بلکہ ہمارے ملک میں تو ستائیس سال کی اوسط نکلتی ہے بعض ملکوں میں چالیس ہے۔ اور بعض میں پینتالیس ہے۔ اربوں سال کے مقابلہ میں ساٹھ ستر کیا چیز ہے۔ پھر بچپن کی عمر ایک چوتھائی کے قریب اس میں سے نکل جاتی ہے۔ اور ایک تہائی حصہ عُمر کا سونے میں گزر جاتا ہے پھر چھ سات سال کھانے پینے وغیرہ حوائج میں نکل گئے۔ گویا بڑی سے بڑی عمر پانے والوں کو

تیس سال کا عرصہ

کام والا ملتا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ گورنمنٹ پچپن سال پر پنشن دے دیتی ہے۔ تو اس کے بعد کی عمر تو گنتی نہیں چاہیئے۔ گویا پچیس سال اور نکل گئے۔ اور عُمر کے کام کرنے والے حصہ سے بھی دس سال نکل کر کام کا عرصہ پندرہ بیس سال کا رہ گیا۔ مگر اس میں یہ کتنی دفعہ غلطیاں کرتا ہے۔ فرائض چھوڑتا ہے غفلت سے کام لیتا ہے۔ اور دو چار سال گزرتے ہیں۔ تو کہتا ہے۔ میں کتنے عرصہ سے کام کر رہا ہوں۔ اب مجھے کام کرنا چاہیئے۔ حالانکہ دوسری چیزوں کے مقابل پر جن کو یہ خادم قرار دیتا ہے۔ اس کا عمل کتنا حقیر ہوتا ہے۔ اگر انسانی عمل کو فوقیت دی جاتی ہے۔ تو اس لحاظ سے کہ اس کا عقل کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ مگر بیسیوں دفعہ یہ کام کو ٹلا دیتا ہے۔ کبھی وقت پر حاضر نہیں ہوتا۔ کبھی اس وقت میں دوسرے کام کرنے لگ پڑتا ہے۔ اگر اس غفلت کے زمانہ کو نکال دیا جائے تو درحقیقت پانچ چھ سال کا زمانہ کام والا نکلتا ہے۔ باوجود اس کے اللہ تعالےٰ نے اسے اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ لیکن یہ قدر نہیں کرتا*

میں سمجھتا ہوں۔ کہ انسان کو جو اتنی چھوٹی عمر دی گئی ہے۔ تو یہ اس پر

احسان کیا گیا ہے۔

کہ اتنے لمبے عرصہ تک اس بوجھ کو نہیں اٹھا سکتا۔ اور اس کی کمر اس بوجھ سے ٹوٹ جائے گی۔ حالانکہ دوسرے جانوروں کی عمریں لمبی ہوتی ہیں۔ امریکہ میں ایک کچھوا ہے۔ جس کی عمر سینکڑوں سال سے زیادہ ہے اور اب تک وہ زندہ ہے۔ لکھتے ہیں۔ بعض کچھوؤں کی عمر عموماً ہزار ہزار سال ہوتی ہے۔ اور بے جان چیزوں کی عمر کا تو ٹھکانہ ہی نہیں۔ تو انسان کو اپنے اعمال میں ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اسے

اشرف المخلوقات

بنایا ہے۔ اور اس کے ذمہ اہم کام ہیں پھر کھانے پینے۔ سونے میں عمر کا بہت سا حصہ صرف ہو جاتا ہے۔ ایک حصہ بچپن کا ضائع ہو جاتا ہے۔ اور ایک حصہ بڑھاپے کا۔ گویا مثال مکی کے پودے کی سی ہے۔ کہ اس کا اوپر کا حصہ بھی ردی ہوتا ہے۔ اور نچلا حصہ بھی ردی ہوتا ہے اور بیچ میں چند دانے ہوتے ہیں۔ اسی طرح درمیان میں انسان کے لئے کام کا وقت آتا ہے۔ اگر اس میں بھی وہ کام نہ کرے۔ تو کتنے افسوس کی بات ہے۔ جب کام کا وقت نکل گیا۔ تو سوائے پچھتانے کے اور کیا ہو سکتا ہے*

مگر ہم دیکھتے ہیں۔ کہ اگر وُہ اس عرصہ میں کام کرتا ہے۔ تو بہت عظیم الشان کام کر لیتا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ۶۳ سال عمر پائی ہے۔ جو کہ زیادہ نہیں۔ ہر زمانہ میں سو سوا سو سال کی عمر پانے والے سینکڑوں لوگ پائے جاتے ہیں۔ اور میں نے احمدیوں میں بھی کئی ایسے دیکھے ہیں۔ اس لحاظ سے

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر

نصف کے قریب بنتی ہے مگر آپ نے اس تھوڑے سے عرصہ میں وُہ عظیم الشان کام کیا جس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔

سے۔ مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے پرائیویٹ سکرٹری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے یہ خطبہ قلمبند کر کے ارسال فرمایا۔ منہ

آپ عظیم الشان اس لحاظ سے تھے کہ آپ نے سمجھا کہ میرے ذمہ عظیم الشان کام ہے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے حکم دیا۔ کہ بلّغ ما انزل الیک اور کسی کی بھی پروا نہ کرتے ہوئے آپ کھڑے ہوگئے۔

دنیا کے بدترین ظلم

جو ہوسکتے تھے آپ پر اور آپ کے صحابہ پر توڑے گئے۔ قریب ترین احساسات ماں باپ کے ہوتے ہیں ایک صحابی جن کی عمر پندرہ سولہ سال کی تھی اکلوتے بیٹے تھے۔ جب ایمان لائے۔ اور ان کی ماں کو پتہ چلا۔ تو وہ روئی پیٹی اور برتن توڑ دیئے۔ اور ان کے کھانے کے برتن الگ کردیئے کہ تمہیں کھانا الگ ملا کرے گا۔ اور کہا کہ میں تمہاری شکل سے بیزار ہوں تم نے ہماری ناک کاٹ دی ہے۔ اور پھر بھی جب اثر نہ ہؤا تو انہیں کہا کہ گھر نہ آیا کرو۔ اس پر انہوں نے ماں سے کہا گو مجھے آپ سے محبت ہے۔ لیکن حق کے مقابل پر اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ پھر کئی سال باہر رہنے کے بعد واپس آئے۔ لیکن ماں نے پھر بھی یہی کہا کہ میں تب گھر آنے دوں گی جب تم اسلام چھوڑ دوگے۔ اس پر پھر وہ چلے گئے اور پھر ماں کو دیکھنا نصیب نہیں ہؤا۔ لیکن اس زمانہ میں جو ہوتا ہے اس کو دیکھو۔ ہماری جماعت میں معمولی کام کو بڑا کام اور معمولی تکلیف کو بڑی تکلیف سمجھنے لگ پڑتے ہیں۔ ایک دفعہ قادیان میں کچھ فساد ہؤا اور میں نے تحقیق کے لئے ایک دوست کو جو کمہار ہیں ایک بات دریافت کرنے کے لئے بلایا۔ انہوں نے سمجھا کہ میں گھبرا گیا ہوں۔ اور مجھے تسلی دینے کے لئے کہا کہ یہ واقعہ کیا چیز ہے اس سے بہت بڑھ کر مصیبتیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں ہم پر آئی ہیں۔ ایک دفعہ ہم تالاب سے مٹی اٹھا رہے تھے۔ کہ مرزا نظام الدین صاحب آئے۔ اور کہا کہ کون ہماری اجازت کے بغیر مٹی اٹھا رہا ہے انکو دیکھکر سب لوگ بھاگ گئے۔ اور صرف میں ہی اکیلا وہاں رہ گیا۔ میں نے دعا کی یا اللہ یہ ایسا ہی وقت ہے جیسا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر غار ثور میں آیا تھا۔ اس طرح وہ مجھے تسلی دے رہے تھے۔ حالانکہ یہ ان کے

نفس کی بزدلی

تھی۔ میں حیران تھا کہ اس شخص نے کتنے معمولی سے واقعہ کو غار ثور جیسے عظیم الشان واقعہ سے تشبیہ دی ہے غرض یہ حالت ہے اس زمانہ کے لوگوں کی کہ چھوٹی چھوٹی ذمہ واری کے کاموں سے گھبرا جاتے ہیں۔ ریلوں وغیرہ سے آرام کی وجہ سے بجائے شکریہ میں بڑھنے کے

غفلت میں ترقی

ہو رہی ہے۔ اور کام میں بڑھنے کی بجائے اس کی مقدار اور اس کا معیار کم ہو رہا ہے۔ اور کھانے پینے کی چیزوں میں زیادتی کے ساتھ غفلت میں بھی زیادتی ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور انسان کو فاقہ رہنے کی مشق کم ہو رہی ہے۔ ان کی زندگی وحوش کی سی ہے بلکہ

وحوش کی زندگی

ان سے اچھی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُولٰئک کالانعام بل ھم اضل انسان چوری کرتا ہے کسی کا مال اٹھا کرلے جاتا ہے۔ تو یہ فعل بُرا سمجھا جاتا ہے۔ لیکن ایک کتا اٹھا کرلے جائے۔ تو یہ فعل اس کے لئے بُرا نہیں کیونکہ وہ اس قانون کا پابند نہیں جس کا انسان پابند ہے۔ وحوش بھی کسی قانون کے ماتحت ہیں۔ اور جو باتیں ان کی سرشت میں ودیعت کی گئی ہیں وہ ان کی پابندی کرتے ہوئے جان تک دے دیتے ہیں۔

ایک بزرگ کا واقعہ

لکھا ہے۔ کہ وہ آبادی سے دُور جنگل میں رہتے تھے۔ ان کو اسی جنگل میں ہمیشہ کھانا پہونچ جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ اللہ تعالیٰ نے کچھ آزمائش کی۔ اور ان کو تین دن تک کھانا نہ آیا۔ اس پر گھبرا کر وہ شہر کی طرف چل پڑے۔ اور ایک دوست کے مکان پر پہونچے جس نے تین روٹیاں اور سالن دیا۔ وہ لے کر پھر جنگل کی طرف چل پڑے۔ شائد روزہ ہوگا۔ اور روزہ کھول کر کھانا کھانا ہوگا۔ کھانا دینے والے کا کتا بھی ساتھ چل پڑا۔ انہوں نے دیکھا تو ایک روٹی اور تہائی سالن اُسے ڈال دیا۔ کہ اس کا بھی حق ہے۔ وہ کھا کر پھر پیچھے چل پڑا۔ انہوں نے پھر بقیہ کا نصف اسے ڈال دیا۔ وہ پھر کھا کر پیچھے ہو لیا۔ اس پر انہوں نے غصہ سے کہا کہ کیسا بے شرم ہے۔ تین میں سے دو روٹیاں اس کے آگے ڈال چکا ہوں۔ پھر بھی پیچھا نہیں چھوڑتا۔ ان الفاظ کا انکے مونہہ سے نکلنا تھا۔ کہ معاً انہوں نے کشفی حالت میں کتے کو دیکھا۔ کہ سامنے کھڑا ہے اور کہہ رہا ہے۔ کہ بے شرم میں ہوں کہ تم ہو۔ میں لمبے عرصہ سے اپنے مالک کے دروازہ پر پڑا ہوں اور بعض اوقات سات سات روز تک مجھے فاقے پر فاقے آتے ہیں مگر مجھے خیال تک نہیں آتا۔ کہ اس کا دروازہ چھوڑ کر کسی اور کے دروازے پر چلا جاؤں۔ ایک تم ہو کہ تین دن کھانا نہیں ملا۔ تو بھاگ کر شہر کی طرف آگئے۔ اس کشف سے وہ ایسے متاثر ہوئے۔ کہ بقیہ کھانا بھی کتے کے آگے پھینک کر خالی ہاتھ جنگل کی طرف چل پڑے۔ یہ خدا تعالیٰ نے اس بزرگ کو سمجھانے کے لئے کیا۔ اور وہ سمجھ گئے۔ واپس گئے تو جیسا اللہ تعالیٰ ان کے لئے پہلے کھانے کا سامان کردیا کرتا تھا کسی کے دل میں ڈالا۔ اور وہ کھانا لئے ان کا انتظار کر رہا تھا کہ نہ معلوم آج کدھر چلے گئے۔ سو ان جانوروں کے لئے انسانی قانون نہیں۔ مگر جو قانون انکے لئے مقرر ہے۔ وہ اس پر عمل کرتے ہیں۔ ان میں وفاداری ہوتی ہے۔ جان بھی دے دیتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے بل ھم اضل فرمایا ہے۔ کہ

انسانی زندگی ان جانوروں سے بھی بدتر

ہوتی ہے۔ سوائے ان لوگوں کی زندگی کے جو اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلتے ہیں۔ انسان اپنی رنگ رلیوں میں لگا رہتا ہے۔ یہ نہیں سمجھتا۔ کہ اس پر قوم کی کیا ذمہ واری ہے۔ ملک کی کیا ذمہ واری ہے۔ اور بحیثیت انسان کیا ذمہ واری عائد ہوتی ہے۔ اور بحیثیت مخلوق کیا ذمہ واری عائد ہوتی ہے مومن کو سیدھا راستہ اختیار کرنا چاہیئے۔ اور بُری عادات چھوڑنی چاہئیں بیشک ایک دن میں انسان کامل نہیں ہوسکتا۔ لیکن صحیح راستہ پر چل رہا ہو تو ایک نہ ایک دن وہ منزل تک پہنچ ہی جائے گا۔

پرانے بزرگوں نے

خرگوش اور کچھوے کی مثال

بنائی ہے۔ اور اس میں ظاہر کیا ہے۔ کہ خرگوش اپنی دوڑ پر ناز کرتے ہوئے منزل سے پہلے سوگیا۔ اور کچھوا آہستہ آہستہ چلتا گیا۔ اور منزلِ مقصود پر پہونچ گیا۔ جس سے ظاہر ہے کہ جب انسان صحیح راستہ پر چل پڑتا ہے تو خواہ اس کی چال سست ہو ایک نہ ایک دن گوہر مقصود اس کو حاصل ہو ہی جاتا ہے۔ لیکن جو شخص

صحیح راستہ

اختیار نہیں کرتا۔ یا کچھ دیر چل کر غافل ہو جاتا ہے۔ اس کے متعلق کس طرح توقع ہوسکتی ہے۔ کہ وہ منزلِ مقصود تک پہونچ جائے گا۔ ہر انسان نے مرنا ہے۔ گو ہر انسان خیال یہی کرتا ہے۔ کہ اس پر موت نہیں آئے گی پیشتر اس کے کہ وہ اٹل گھڑی آجائے۔ ہمیں

اصلاح کی طرف قدم اٹھانا چاہیئے

اور اپنے فرائض کو سمجھنا چاہیئے۔ اور اُن کی ادائیگی کے لئے پوری طرح کوشاں رہنا چاہیئے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر ایک زبردست دلیل

ابتدائے آفرینش سے صادق و کاذب میں امتیاز ہوتا رہا ہے۔ انجامکار صادق ہی غالب ہوتے ہیں۔ اور ہمیشہ راستی کی ہی فتح ہوتی رہی ہے۔ صادق اپنے کاموں اپنے افعال اور اقوال سے شناخت کیا جاتا ہے۔ خدائی تائید و نصرت سے پہچانا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے پر نصف صدی گزر رہی ہے۔ مگر ہنوز تاریکی میں بسنے والوں کا بہت بڑا حصہ اس نور سے محروم ہے۔ اس سعادت سے بے نصیب ہے۔ جو آپ پر ایمان لانے سے حاصل ہوتا ہے۔ جو آپ کی اتباع سے ملتی ہے۔ عرب کے ایک سعادت مند بادیہ نشین نے سرور کونین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رُخ انور دیکھ کر کہہ دیا تھا۔ ان وجھہ لیس بوجہ کذاب۔ کہ یہ چہرہ کاذب کا نہیں ہوسکتا۔ اس زمانہ میں بھی ایسے صاحب بصیرت لوگ ہوئے ہیں جنہوں نے مسیحائے زمانؑ کو دیکھتے ہی شناخت کرلیا۔ بلکہ ان میں سے بعض تو دعوے سے پیشتر پکار اُٹھے تھے۔ ع

تم مسیحا بنو خدا کے لئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مخلوق کو چاہِ ضلالت میں گرنے سے بچانے کے لئے ہر رنگ میں تسلی و اطمینان کا سامان ان کے سامنے پیش فرمایا۔ دلائل دیئے۔ معجزات دکھائے۔ نشانات پیش فرمائے۔ تفسیری نکات بیان کئے۔ دُعا کی قبولیت کے نمونے دکھائے۔ نشان دکھانے میں مقابلہ کی دعوت دی۔ مباہلہ کے لئے بلایا غرض اتمام حجت کی کسی طرح کمی نہ رہی سعید الفطرت راہِ حق پاگئے۔ کچھ معاند تمرد و سرکشی پر آمادہ ہوگئے۔ اور اس نور کو بجھانے میں کوشاں رہنے لگے۔ آخرکار حضور علیہ السلام نے جولائی ۱۸۹۷ء میں پنجاب اور ہندوستان کے مشائخ اور صلحاء اور اہل اللہ باصفا سے حضرت عزت اللہ جلشانہٗ کی قسم دے کر ایک درخواست کے عنوان سے ایک جلیل الشان اشتہار شائع فرمایا۔

جس کے آخر میں دلائل بیان کرنے کے بعد حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

"میرے بیان کے صدق پر اللہ جلشانہٗ نے کئی طرح کے نشان ظاہر فرمائے اور چاند سورج کو میری تصدیق کے لئے خسوف کسوف کی حالت میں رمضان میں جمع کیا۔ اور مخالفوں سے کشتی کی طرح مقابلہ کراکے آخر ایک میدان میں اعجازی طور پر مجھے فتح دی۔ اور دوسرے بہت سے نشان دکھلائے جن کی تفصیل رسالہ سراج منیر اور دوسرے رسالوں میں درج ہے۔ لیکن باوجود نصوص قرآنیہ و حدیثیہ و شواہد عقلیہ و آیات سماویہ پھر بھی ظالم طبع مخالف اپنے ظلم سے باز نہ آئے۔ اور طرح طرح کے افتراؤں سے مدد لے کر محض ظلم کے رُو سے تکذیب کر رہے ہیں۔ لہٰذا اب مجھے اتمام حجت کے لئے ایک اور تجویز خیال میں آئی ہے اور امید رکھتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ اس میں برکت ڈال دے۔ اور تفرقہ جس نے ہزارہا مسلمانوں میں سخت عداوت اور دُشمنی ڈال دی ہے۔ رو باصلاح ہو جائے۔ اور وُہ یہ ہے۔ کہ:۔

پنجاب اور ہندوستان کے تمام مشائخ اور فقراء اور صلحاء۔ اور مردانِ باصفا کی خدمت میں اللہ جلشانہٗ کی قسم دے کر التجا کی جائے۔ کہ وُہ میرے بارہ میں اور میرے دعوے کے بارے میں دُعا اور تضرع اور استخارہ سے جناب الٰہی میں توجہ کریں۔ پھر اگر ان کے الہامات اور کشوف اور رویاء صادقہ سے جو حلفاً شائع کریں۔ کثرت اس طرف نکلے۔ کہ گویا یہ عاجز کذاب اور مفتری ہے۔ تو بے شک تمام لوگ مجھے مردود اور مخذول۔ اور ملعون اور مفتری اور کذاب خیال کرلیں۔ اور جس قدر چاہیں لعنتیں بھیجیں ان کو کچھ بھی گناہ نہیں ہوگا۔ اور اس صورت میں ہر ایک ایماندار کو لازم ہوگا کہ مجھ سے پرہیز کرے اور اس تجویز سے بہت آسانی کے ساتھ مجھ پر اور میری جماعت پر وبال آجائے گا۔ لیکن اگر کشوف اور الہامات اور رویاء صادقہ کی کثرت اس طرف ہو۔ کہ یہ عاجز من جانب اللہ اور اپنے دعوئی میں سچا ہے۔ تو پھر ہر ایک خدا ترس پر لازم ہوگا۔ کہ میری پیروی کرے۔ اور تکفیر و تکذیب سے باز آوے۔ ظاہر ہے۔ کہ ہر ایک شخص کو ایک دن مرنا ہے۔ پس اگر حق کے قبول کرنے کے لئے اس دُنیا میں کوئی ذلت بھی پیش آئے۔ تو وُہ آخرت کی ذلت سے بہتر ہے۔ لہٰذا میں تمام مشائخ اور فقراء اور صلحاء پنجاب اور ہندوستان کو اللہ جلشانہٗ کی قسم دیتا ہوں۔ جس کے نام پر گردن رکھ دینا سچے دینداروں کا کام ہے۔ کہ وُہ میرے بارے میں جناب الٰہی میں کم سے کم اکیس روز توجہ کریں۔ یعنی اس صورت میں کہ اکیس روز سے پہلے کچھ معلوم نہ ہوسکے۔ اور خدا سے انکشاف اس حقیقت کا چاہیں۔ کہ میں کون ہوں۔ آیا کذاب ہوں یا من جانب اللہ؟ میں بار بار بزرگانِ دین کی خدمت میں اللہ جلشانہٗ کی قسم دے کر یہ سوال کرتا ہوں۔ کہ ضرور اکیس روز تک اگر اس سے پہلے معلوم نہ ہوسکے۔ اس تفرقہ کو دُور کرنے کے لئے دُعا اور توجہ کریں۔ میں یقیناً جانتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ کی قسم سُنکر پھر التفات نہ کرنا راستبازوں کا کام نہیں اور میں جانتا ہوں۔ کہ اس قسم کو سُنکر ہر ایک پاک دل اور خدا تعالےٰ کی عظمت سے ڈرنے والا ضرور توجہ کرے گا۔ پھر ایسی الہامی شہادتوں کے جمع ہونے کے بعد جس طرف کثرت ہوگی۔ وہ امر منجانب اللہ سمجھا جائیگا۔ اگر میں حقیقت میں کذاب اور دجال ہوں تو اس امت پر بڑی مصیبت ہے کہ ایسی ضرورت کے وقت میں اور فتنوں اور بدعات اور مفاسد کے طوفان کے زمانہ میں بجائے ایک مصلح اور مجدد کے چودھویں صدی کے سر پر دجال پیدا ہوا۔ یاد رہے۔ کہ ایسا ہر ایک شخص جس کی نسبت ایک جماعت اہل بصیرت مسلمانوں کی صلاح اور تقوےٰ اور پاک دلی کا ظن رکھتی ہے۔ وہ اس اشتہار میں میرا مخاطب ہے۔ اور یہ بھی یاد رہے کہ جو صلحاء شہرت کے لحاظ سے کم درجہ پر ہیں۔ میں ان کو کم نہیں دیکھتا۔ ممکن ہے کہ وہ شہرت یافتہ لوگوں سے خدا تعالےٰ کی نظر میں زیادہ اچھے ہوں۔ اسی طرح میں صالحہ عفیفہ عورتوں کو بھی مردوں کی نسبت تحقیر کی نظر سے نہیں دیکھتا۔ ممکن ہے۔ کہ وُہ بعض شہرت یافتہ صالح مردوں سے بھی اچھی ہوں۔ لیکن ہر ایک صاحب جو میری نسبت کوئی رویاء یا کشوف یا الہام لکھیں۔ ان پر ضروری طور پر واجب ہوگا۔ کہ وُہ حلفاً اپنی دستخطی تحریر سے مجھ کو اطلاع دیں۔ تا ایسی تحریریں ایک جگہ جمع ہوتی جائیں پھر حق کے طالبوں کے لئے شائع کی جائیں:۔

اس تجویز سے انشاءاللہ بندگانِ خدا کو بہت فائدہ ہوگا۔ اور مسلمانوں کے دل کثرتِ شواہد سے ایک طرف تسلی پاکر فتنہ سے نجات پاجائیں گے۔ اور آثار نبویہ میں بھی اس طرح معلوم ہوتا ہے۔ کہ اول مہدیٔ آخرالزمان کی تکفیر کی جائے گی۔ اور لوگ اس سے دُشمنی کریں گے۔ اور نہایت درجہ کی بدگوئی سے پیش آئیں گے۔ اور آخر خدا تعالےٰ کے نیک بندوں کو اس کی سچائی کی نسبت بذریعہ رؤیا والہام وغیرہ اطلاع دی جائے گی۔ اور دوسرے آسمانی نشان بھی ظاہر ہونگے۔ تب علماء کے وقت طوعاً و کرہاً اس کو قبول کریں گے۔ سو اے عزیزو! اور بزرگو! برائے خدا عالم الغیب کی طرف توجہ کرو۔ آپ لوگوں کو اللہ جلشانہٗ کی قسم ہے۔ کہ میرے اس سوال کو مان لو۔ اس قدیر ذوالجلال کی تمہیں سوگند ہے۔ کہ اس عاجز کی یہ درخواست ردمت کرو۔

عزیزاں مے دہم صد بار سوگند
بروئے حضرتِ دادار سوگند
کہ در کارم جواب از حق بجوئید
بہ محبوبِ دلِ ابرار سوگند

ھذا ما اردنا لازالۃ الدجی۔
والسلام علی من اتبع الھدیٰ۔

الملتمس خاکسار میرزا غلام احمدؐ از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب۔ ۱۵ جولائی ۱۸۹۷ء"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناظرین اس عبارت کا لفظ لفظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سچائی پر گواہ ہے۔ آپ کا یہ معیار پیش کرنا ہی آپ کی راستبازی کی دلیل ہے کیا کبھی کسی مفتری اور کذاب نے بھی اس جرأت اور دلیری کے ساتھ لوگوں کو خدا سے دریافت حال کے لئے دعوت دی ہے؟ کیا کبھی کسی جھوٹے مدعی کو ایسا یقین ہوا کہ خدا تعالےٰ طالبان حق پر جلوہ نمائی فرما کر اس کی سچائی کو واضح کردے گا۔ یقیناً یہ دعوت ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صادق ہونے پر بیّن دلیل ہے۔ آج اس دعوت پر بیالیس سال کا لمبا عرصہ گزر چکا ہے۔ کیا مخالف فقراء مشائخ اور صوفیاء نے کوئی ایسے رویاء کشوف دیکھے۔ ان کو ایسے الہامات ہوئے جن سے ظاہر ہو کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ مفتری ہے۔ اور نعوذ باللہ اپنے دعوے میں غیر صادق؟ اگر ایسا نہیں ہوا تو کیوں؟ کیا انہوں نے استخارہ نہیں کیا۔ اگر یہ بات ہے تو ان کا روحانیت سے بے بہرہ اور بارگاہ عزت سے ناامید ہونا ظاہر ہے۔ اور اگر انہوں نے استخارہ تو کیا۔ مگر کوئی جواب نہیں ملا تو یہ بھی ان کے لئے مقام خوف ہے۔ کیونکہ یہ ان سے اللہ تعالےٰ کی ناراضگی پر دلیل ہے۔ اس کے بالمقابل صدہا انسان موجود ہیں جو بارگاہ ایزدی میں صدق دل سے حقیقت کے معلوم کرنے کے لئے ملتجی ہوئے۔ اور ان پر حق کھول دیا گیا۔ اور وہ حلقہ بگوش احمدیت ہو گئے۔ کیا یہ کھلا کھلا فرق ہر شخص محسوس نہیں کر سکتا یقین جانئے کہ خدا تعالےٰ موجود ہے اس کے دروازے پر جانے والے محروم نہیں رہتے۔ آپ بھی اس دروازے کو کھٹکھٹائیں۔ تا آپ پر بھی کھولا جائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک قطعی اور یقینی راہ آپ کے سامنے پیش کر دی ہے۔ اس راہ سے حق کو پانے والے برکت کے وارث ہوں گے۔ اور اس سے مونہہ پھیرنے والے آسمان کی لعنت کے نیچے۔ خدا کے فرستادہ کی آواز کو ٹھکرانا آسان نہیں۔ اور اس کا انجام کبھی اچھا نہیں ہوا۔ ماننے والے ہی فائدہ میں رہتے ہیں۔

خاکسار ابوالعطاء جالندھری

امریکہ میں تبلیغ اسلام

مبلغ اسلام جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم اے کی کنساس شہر میں تبلیغی جدوجہد

جماعت احمدیہ کنساس سٹی کے سیکرٹری صاحب نے جناب صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے احمدی مبلغ کی تبلیغی مساعی کے متعلق جو رپورٹ انگریزی میں ارسال کی ہے۔ اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ لکھا ہے۔

ہمارے محترم بھائی اور مبلغ صوفی مطیع الرحمٰن صاحب ایم۔ اے ۳۰ مئی ۳۹ء کی شام کو پورے ایک سال کے بعد کنساس سٹی کے احمدیہ مشن کے معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ یہاں کے احمدی آپ کی آمد سے بے حد مسرور ہوئے۔ مصافحوں اور معانقوں کے بعد سب احباب مسجد میں پہنچے اور جناب صوفی صاحب کی اقتداء میں نماز باجماعت ادا کی۔

۳۱ مئی سے ۱۲ جون ۱۹۳۹ء تک روزانہ بلکہ بعض دنوں میں دو دو جلسے ہوتے رہے۔ ایک لیکچر میں صوفی صاحب نے بالوضاحت بیان کیا۔ کہ کس طرح شدید مشکلات کے باوجود اسلام امریکہ میں ترقی کر رہا ہے۔ اور تحریک جدید سنہ ۹ء کے نئے چندوں کی تحریک کی۔ اس کے جواب میں احباب جماعت نے بہت اچھا نمونہ دکھایا۔ اور ثابت کر دیا۔ کہ یہ چھوٹی سی جماعت اخلاص کے لحاظ سے بہت بلند مقام رکھتی ہے۔ یکم جون کو مشورہ کر کے صوفی صاحب کے پبلک لیکچروں کی سکیم بنائی گئی۔ دو جون کو آپ نے خطبہ جمعہ پڑھا۔ جس میں بنی اسرائیل کی تاریخ بیان کرتے ہوئے کہ کس طرح یہودی دو ہزار سال سے اللہ تعالےٰ کے غضب کے نیچے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے دین حقہ کے لئے قربانی کرنے سے انکار کر کے خدا تعالےٰ کے انعامات کی ناشکری کی۔ آپ نے کہا کہ جماعت احمدیہ اس زمانہ کی منتخب شدہ جماعت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں مبعوث ہوئے اور ہمیں یہ خدمت سپرد کی گئی۔ کہ ہر قسم کی قربانیوں کے ذریعہ خدا تعالےٰ کی حکومت یعنی احمدیت یا حقیقی اسلام کو دنیا میں قائم کریں۔ اگر ہم ندائے آسمانی پر لبیک کہیں اور اپنے اعمال سے اسکی تصدیق کریں جو مونہہ سے کہتے ہیں تو اللہ تعالےٰ ہمیں عظیم الشان قوم بنا دیگا اور ہماری آئندہ نسلیں ہمارے لئے دعائیں کرینگی لیکن اگر ہم قربانیوں سے جی چرائیں گے تو ناشکر گزار ثابت ہوں گے اور ہمارا انجام بھی وہی ہوگا۔ جو یہود کا ہوا۔ اس لئے ہمیں پختہ عزم کر لینا چاہیئے۔ کہ اسلام کے لئے سب قربانیاں کرینگے۔

ایک لیکچر میں جناب صوفی صاحب نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے ایک خطبہ کا خلاصہ بیان کیا۔ جس میں حضور نے ہر احمدی کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے۔ کہ وہ اس سال میں کم سے کم دو نئے احمدی بنائے۔ اس پر احباب جماعت نے کھڑے ہو کر وعدے کئے۔ کہ وہ ایسا کریں گے اگلے روز صوفی صاحب کے سامنے ایک پروگرام پیش کیا جس کے ماتحت وہ یہ کام کریں گے نیز آپ کی دوسری ہدایات پر عمل پیرا ہوں گے۔

مختلف احباب نے مختصر سی تقریریں بھی کیں اور بعض نے اسلامی لٹریچر سے اقتباسات پڑھ کر سنائے اور آخر پر صوفی صاحب نے اس وفاداری کے ساتھ ان کی ہدایات پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے احباب کی تحسین کی۔ اور تحریک کی کہ دوست مجلس خدام الاحمدیہ قائم کریں۔ اور اس تحریک کی وضاحت بھی کی۔ اس پر احباب نے مجلس خدام الاحمدیہ قائم کی۔ ۵ سے ۸ جون تک صوفی صاحب احباب کو نماز کے اسباق پڑھاتے رہے۔ اور تبلیغ اسلام کے تعلق ہدایات دیتے رہے۔ اس دوران میں ایک مسلمان خاتون کا انتقال ہو گیا۔ اور صوفی صاحب نے تجہیز و تکفین اور تدفین میں راہ نمائی کی۔ یہ پہلا موقعہ تھا۔ کہ اس شہر میں یہ رسوم احمدی مبلغ کی موجودگی میں ادا ہوئیں۔ اور موجود الوقت عیسائی احباب ان سے بیحد متاثر ہوئے۔ جناب صوفی صاحب نے تین پبلک لیکچر بھی دیئے۔ جماعت نے اس کے اشتہارات چھپوا کر وسیع پیمانہ پر تقسیم کئے تھے۔ مقامی اخبار میں بھی اشتہار دیا گیا۔ لوگ کافی آتے رہے۔ پہلا لیکچر "حضرت مسیح ناصری کا مزار" کے موضوع پر تھا جس میں آپ نے ثابت کیا کہ حضرت مسیح صلیب پر فوت نہیں

سرٹیفکیٹ

کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی جالندھر شہر کی تیار کردہ "بیوٹرین کریم" کا میں نے نباتاتی اور کیمیائی طریقوں سے معائنہ کیا ہے۔ اور اسے ہر قسم کے نقصان دہ اجزاء سے پاک پایا ہے۔

اس کا استعمال چہرے کے حسن کو دوبالا کر دیتا ہے۔

(ڈاکٹر) اودھو رام۔ بی۔ سی۔ ایم ایس
کیمیکل اگزامینر گورنمنٹ پنجاب
صوبہ سرحد و دہلی
(دستخط بزبان انگریزی)

سول ایجنسی برائے قادیان ہیمیر سلطان بلڈرز احمدی جنرل مرچنٹ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچہزاری فوج

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے چندے میں پانچ سال تک متواتر حصہ لینے والے مخلصین کی فہرست

(۵)

سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پانچویں سال کے وعدے سوفیصدی پورا کرنے والوں کی پانچ سالہ فہرست دعا کے لئے پیش کرنے کے بعد شائع کی جارہی ہے۔ احباب کو اپنے وعدوں کے سوفیصدی پورا کرنے میں خاص توجہ چاہیئے۔ کیونکہ وقت بہت کم رہ گیا ہے۔ اور کام زیادہ ہے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

نمبر شمار	نام	سال اول	دوم	سوم	چہارم	پنجم
۳۵۵	ڈاکٹر اعظم علی صاحب معہ اہلیہ نگووال	۶۰	۶۱	۷۰	۶۵	۶۰
۳۵۶	جمعدار عبداللہ خانصاحب دوالمیال	۳۰	۳۱	۳۲	۳۰	۳۱
۳۵۷	عبدالمنان صاحب پنڈ دادنخاں	۵	۵	۶/۴	۵	۵/۴
۳۵۸	ماسٹر علی محمد صاحب چوٹی ڈیرہ غازیخاں	۳۰	۱۰	۱۱	۱۰	۱۰/۸
۳۵۹	حاجی اللہ دتہ صاحب نوشہرہ چھاؤنی	۱۰	۱۲	۱۳	۱۰	۱۱
۳۶۰	خواجہ عبداللہ صاحب مالاکنڈ	۱۰۰	۱۵۰	۱۶۰	۱۸۰	۱۹۰
۳۶۱	مولوی محمد اکبر خان صاحب مانسہرہ	۵	۱۰	۱۱	۱۰	۱۰/۱
۳۶۲	ماسٹر محبوب عالم صاحب پوڑمیانہ اٹک	۵	۶	۱۲	۱۰	۱۲
۳۶۳	چوہدری خورشید محمد صاحب چک ۱۲ مراد	۱۰	۱۰/۸	۱۰	۱۵	۱۱
۳۶۴	" محمد بخش صاحب " "	۱۰	۵	۵	۵	۵/۴
۳۶۵	منشی برکت علی صاحب منٹگمری	۱۵	۲۷	۱۵	۳۰	۳۲
۳۶۶	اہلیہ صاحبہ جمعدار محمد اسمٰعیل صاحب منٹگمری	۵	۱۰	۱۲	۵	۷
۳۶۷	چوہدری غلام احمد خاں صاحب پاکپٹن	۲۵	۳۵	۴۰	۴۳	۴۳/۸
۳۶۸	اہلیہ صاحبہ " " "	۵	۵	۶	۷	۷/۸
۳۶۹	شیخ عبدالعزیز صاحب اوکاڑہ	۱۰	۲۵	۴۰	۳۰	۳۰
۳۷۰	شیخ نصیر احمد صاحب کلرک "	۱۰	۱۵	۱۵	۱۰	۱۰
۳۷۱	چوہدری قائم علی صاحب چک ۷ب/۱۰	۵	۵/۸	۷/۸	۷/۹	۷/۱۰
۳۷۲	" فضل الٰہی صاحب دیپالپور	۱۰	۱۱	۱۲	۵۰	۵۱
۳۷۳	اہلیہ صاحبہ " " "	۵	۵/۴	۵/۸	۵/۱۲	۶
۳۷۴	فتح محمد صاحب مٹھیانہ	۵	۶	۷	۵	۶
۳۷۵	محمد یوسف صاحب ولد جیوا ماچھی واڑہ	۵	۵	۵	۱۱/۱	۱۱/۲
۳۷۶	میاں شیر محمد صاحب لدھیانہ	۱۰۰	۱۱۰	۱۳۰	۱۰۰	۱۱۰
۳۷۷	چوہدری غلام نبی صاحب شملہ	۵	۵	۲۶	۱۰	۱۱
۳۷۸	حسن زمانی صاحب دہلی	۱۰	۱۱	۱۲	۱۱	۱۱/۱
۳۷۹	اخوند ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب دھرکی	۱۱۰	۱۲۵	۱۵۱	۱۳۱	۱۳۰
۳۸۰	اہلیہ صاحبہ موجودہ " " "	۵	۶	۷	۲۰	۳۰
۳۸۱	اہلیہ صاحبہ مرحومہ " "	۱۰	۱۵	۳۰	۲۰	۲۵
۳۸۲	سردار بیگم اہلیہ رفیع الدین احمد صاحب لاڑکانہ	۵	۶	۷	۸	۱۰
۳۸۳	بشیر احمد صاحب (سکھری) آگرہ	۵	۶	۷	۸	۹
۳۸۴	محمد احسان الحق صاحب پورینی بھاگلپور	۴۰	۴۵	۶۰	۳۵	۴۰
۳۸۵	اہلیہ صاحبہ " "	۵	۷/۸	۱۰	۵	۷/۸
۳۸۶	سید محمود علی صاحب کیول مونگھیر	۱۰	۱۲	۱۴	۱۰	۱۲
۳۸۷	سید وزارت حسین صاحب اورین	۱۰۱	۱۲۲	[illegible]	۱۰۰	۱۰۵
۳۸۸	اہلیہ صاحبہ " "	۵	۱۰	۱۲	۵	۵
۳۸۹	سید عبدالسلام صاحب بیر سونگڑہ	۵	۱۰	۱۵	۱۰	۱۵
۳۹۰	اہلیہ صاحبہ " "	۵	۵/۲	۵/۳	۵	۵/۲
۳۹۱	سید انعام رسول صاحب کنگی کلکتہ	۳۰	۳۳	۳۴	۳۰	۳/۸
۳۹۲	نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر حیدرآباد دکن	۳۰۰	۴۰۰	۵۰۰	۵۰۰	۶۰۰
۳۹۳	بیگم صاحبہ " "	۳۰	۴۰	۲۵	۲۵	۳۰
۳۹۴	سعیدہ بیگم صاحبہ مرحومہ بنت سیٹھ محمد غوث صاحب	۱۰۰	۱۱۱	۱۲۵	۱۰۰	۲۵
۳۹۵	مولوی محبوب علی صاحب حیدرآباد دکن	۳۰	۴۰	۴۵	۶۰	۶۵
۳۹۶	بابو محمد حنیف صاحب سندھ	۵	۵/۱	۵/۲	۵/۳	۱۰
۳۹۷	عبدالحمید صاحب کوٹڑی سندھ	۵	۶	۷	۱۰	۱۲
۳۹۸	چوہدری محمد بوٹا صاحب دارالفضل	۵	۵/۱	۵/۲	۵/۳	۶
۳۹۹	حافظ شفیق احمد صاحب مدرسہ احمدیہ قادیان	۵	۶	۷	۱۰	۱۰/۱
۴۰۰	اہلیہ صاحبہ " "	۵	۵/-/۳	۵/-/۶	۵/۶/۹	۵/۱
۴۰۱	ڈاکٹر محمد الدین صاحب امرتسر	۳۰	۲۰	۲۵	۲۵	۳۰
۴۰۲	ماسٹر محمد عبداللہ صاحب عارف والا	۵	۵	۵/۸	۵/-	۵/۸
۴۰۳	ماسٹر محمد شفیع صاحب "	۵	۵	۵/۸	۵	۵/۲
۴۰۴	اہلیہ صاحبہ " " "	۵	۵	۵/۸	۵	۵/۲
۴۰۵	سید عبدالہادی صاحب عثمان آباد	۵	۱۰	۱۵	۵	۸
۴۰۶	علی شیر صاحب زیرہ	۵	۵	۵	۵	۵/۴
۴۰۷	امۃ الرحمٰن صاحبہ مد واقف قادیان	۱۰	۱۱	۱۲	۱۴	۱۵
۴۰۸	ڈاکٹر محمد خان صاحب عدن	۶۰	۶۰	۹۰	۷۰	۶۶
۴۰۹	چوہدری عبدالرحمٰن صاحب رانجھا قادیان	۲۰	۳۰	۳۱	۲۰	۲۱/۱۲
۴۱۰	ڈاکٹر کریم الدین صاحب میانہ گوندل	۴۰	۴۵	۶۰	۶۰	۷۷
۴۱۱	محمد عبدالنعیم صاحب مونگھیر	۵	۶	۱۰	۵	۶
۴۱۲	امۃ الغفور بیگم صاحبہ خوشدامن ڈاکٹر عبدالغنی صاحب انبالہ	۵	۵/۴	۵/۸	۵/۱۲	۵/۴
۴۱۳	میر کلیم اللہ صاحب شموگا	۱۰۰	۱۰۵	۱۱۰	۱۲۰	۱۲۷/۸
۴۱۴	سید مدار صاحب "	۶۰	۶۳	۶۵	۷۵	۸۲/۸
۴۱۵	میر عبدالجلیل صاحب "	۶۰	۶۲	۶۵	۷۵	۸۲/۸
۴۱۶	کریم خاں صاحب "	۳۰	۳۱	۴۰	۳۰	۳۱/۴
۴۱۷	مہر عمرالدین صاحب ولد منصب دار سیالکوٹ	۱۰	۱۱	۱۲	۱۰	۱۰
۴۱۸	میاں غلام محمد صاحب سیالکوٹ	۵	۶	۷/۸	۵	۶
۴۱۹	حاجی شیر خانصاحب "	۱۰۰	۱۰	۱۱	۵	۵/۴
۴۲۰	مولوی محمد حسین صاحب پنشنر فیروزپور	۱۰۰	۱۰۱	۱۱۰	۱۰۱	۴۵

(باقی)

نہایت ضروری اطلاع

بیحد مصروف شخص کو کتاب قول سدید شروع کرنیکے بعد ختم ہی کرنی پڑتی ہے۔ اور مزید احمدی لٹریچر مطالعہ کرنے پر مجبور اور احمدیت کی صداقت کو دلنشین کر دیتی ہے۔ غیر احمدی اصحاب کی آراء ۱۱ جولائی کے الفضل میں دیکھئے کہ غیر احمدیوں میں یہ تبلیغ کا بالکل انوکھا اور دلچسپ طریقہ ہے۔ تین روپیہ کی بجائے ایک روپیہ میں منگوائیے۔ ناپسند ہو تو بعد مطالعہ واپس لونگا۔ اگر واپس نہ لوں تو اسی اخبار میں شکایت چھپوا دیجئے۔ اگر اب بھی کوئی اس کتاب کے ذریعہ غیر احمدیوں میں تبلیغ نہ کرے تو اس کی مرضی۔ کتاب کی دلکشی دلچسپی اس کمال کی ہے کہ بڑے سے بڑے آدمی کو ایک ان پڑھ آدمی تبلیغ کر سکتا ہے۔ مینیجر۔ ایلگن کالج ایلگن روڈ دہلی سے آج ہی منگوائیے

اہم ملکی حالات اور واقعات

سیاسی قیدیوں کی رہائی کے متعلق بنگال گورنمنٹ کا اعلان

بنگال کے سیاسی قیدیوں کی بھوک ہڑتال کے متعلق کلکتہ سے ۴ راگست کو مسٹر ناظم الدین ہوم منسٹر بنگال گورنمنٹ نے ایک طویل بیان شائع کیا ہے۔ جس میں بتایا ہے کہ ان قیدیوں کی رہائی کا حکومت نے کسی سے کوئی وعدہ نہیں کیا۔ نہ وقت مقرر کیا اور نہ ہی کسی پارٹی سے اس کے متعلق کوئی سمجھوتہ ہوا ہے۔ حکومت کی پالیسی میں قطعاً کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ اور ہڑتال ختم ہونے کے بعد صورت حالات بالکل وہی ہو گئی ہے جو ہڑتال سے قبل تھی۔ بعض قیدیوں پر رحم کرنے کی پالیسی بھی منظور ہو چکی ہوئی ہے۔ اور اسی پر عمل ہوگا۔ مشاورتی کمیٹی قیدیوں کے انفرادی کیسوں پر غور کرے گی۔ اور اس کی سفارشات کے مطابق حکومت قیدیوں کی رہائی پر غور کرے گی۔ جو کانگرسی لیڈر اس سلسلہ میں ارکان حکومت سے ملاقاتیں کرتے رہے۔ ان پر یہ امر اچھی طرح واضح کر دیا گیا تھا۔ کہ حکومت اس بارہ میں کوئی سودا کرنا نہیں چاہتی۔ قیدیوں کے کیسوں پر علیحدہ علیحدہ غور ہوگا۔ لیکن حکومت بھوک ہڑتال یا کسی دھمکی سے ڈر کر اپنی پالیسی کو تبدیل نہیں کرے گی۔ چنانچہ اب حالات معمول پر آ گئے ہیں۔ اور حکومت اپنی سابقہ پالیسی کے مطابق عمل کرے گی۔ جس پر دو ماہ صرف ہونگے۔ لیکن اس میعاد کی تعیین کے یہ معنے ہرگز نہیں کہ اس عرصہ میں انہیں رہا کر دیا جائے گا۔ آپ نے ان تمام سیاسی لیڈروں کا شکریہ ادا کیا ہے۔ جو قیدیوں کو ہڑتال ترک کرنے کا مشورہ دیتے رہے نیز جیل کے ان حکام کا بھی۔ جن کی احتیاط سے کوئی ناخوشگوار واقعہ ظہور پذیر نہیں ہوا کلکتہ سے ۵ راگست کی خبر ہے۔ کہ اس اعلان کی وجہ سے سیاسی فضا پھر مکدر ہو گئی ہے مسٹر بوس نے ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اگر اس دفعہ بھی قیدیوں کو رہا نہ کیا گیا۔ تو ستیہ آگرہ شروع کر دی جائے گی۔

واردھا سے ۳ راگست کی اطلاع ہے کہ ایک سیاسی لیڈر آج کل اس غرض سے گاندھی جی کے پاس آئے ہوئے ہیں۔ کہ انہیں پنجاب کے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے لئے کوشش کرنے پر آمادہ کریں۔ گاندھی جی نے کہا ہے۔ کہ میں بنگال اور پنجاب کے سیاسی قیدیوں کی رہائی کے سوال کو نہایت اہم سمجھتا ہوں۔ اور اگر زندگی نے وفا کی۔ تو ضرور اس سوال کو حل کرنے کی کوشش کروں گا۔ بنگال کے قیدیوں کی بھوک ہڑتال میرے راستہ میں مشکلات کا موجب ہوئی ہے۔ کانگرس ورکنگ کمیٹی اپنے آئندہ اجلاس میں اس سوال پر غور کرے گی۔ اور اس کے بعد مجھ سے جو کچھ ہو سکیگا کروں گا۔

ہندوستانی ریاستیں اور گاندھی جی

بمبئی سے ۵ راگست کی اطلاع ہے کہ گاندھی جی نے اپنے اخبار ہریجن کی تازہ اشاعت میں ریاستی مسئلہ پر ایک مقالہ سپرد قلم کیا ہے۔ جس میں ریاستی رعایا کو مشورہ دیا ہے۔ کہ آئندہ ہر قسم کی رہنمائی کے لئے آل انڈیا ریاستی پرجا کانفرنس سے رجوع کیا کریں۔ میرے لئے ان کی رہنمائی کا بوجھ اٹھانا اب ناموزوں ہے۔ ریاستوں کا سوال روز بروز اہم ہو رہا ہے۔ اور والیان ریاست بات بات پر ان تنظیموں کا استعمال کرنے لگے ہیں۔ کئی ایک ان میں سے آزادی کی سپرٹ کو رعایا کے دلوں سے کچلنے کی سکیموں پر عمل پیرا ہیں۔ اور سمجھتے ہیں۔ کہ پیرامونٹ پاور ان کی ہر قسم کی حفاظت

کرے گی۔ اس وقت کانگرس کو بھی اپنا فرض ادا کرنا چاہئے۔ کیونکہ یہی ایک جماعت ہے جو پر جامنڈل کی رہنمائی کر سکتی ہے۔ کانگرس کا فرض ہے۔ کہ اپنی آرگنائزیشن کو مضبوط بنیاد پر چلائے۔ اور اپنے کارکنوں پر یہ امر اچھی طرح واضح کر دے۔ کہ اچھی طرح کام کرنا از حد ضروری ہے۔ سٹینڈنگ کمیٹی تمام ریاستوں کے حالات کی اچھی طرح پڑتال اور چھان بین کرے۔ اور جن ریاستوں میں رعایا پر ظلم ہو رہے ہیں۔ اس کے درست اور ناقابل تردید حالات شائع کرے۔ اس طرح آئندہ کام کے لئے ایک بنیاد قائم ہو جائیگی میں نے اس بارہ میں اصول بیان کر دیئے ہیں۔ سٹینڈنگ کمیٹی کو چاہئے۔ کہ ان کی روشنی میں اور پیش آمدہ حالات کے مطابق اپنے نئے طریق کار تجویز کرتی رہے۔ لیکن آئندہ کوئی ریاستی کارکن مشورہ کے لئے میرے پاس نہ آئے اور نہ مجھ سے کوئی توقع رکھے میں تو کانگرسی معاملات میں کانگرس کی کوئی رہنمائی نہیں کرتا۔ صرف مشورہ دیتا ہوں۔ اسی طرح ریاستی معاملات میں بھی قطعاً کوئی دخل نہ دوں گا۔ بلکہ صرف مشورہ دیتا رہونگا۔ اور پبلک تحریکات سے علیحدہ رہتے ہوئے ریاستوں کے لئے جو کچھ ممکن ہوگا کرتا رہونگا کانگرسی احباب کے لئے ریاستوں کے جھگڑوں میں الجھنے سے حتی الوسع احتراز ہی بہتر ہوگا اور ریاستی کارکنوں کو سٹینڈنگ کمیٹی کے مشورہ کے بغیر کوئی قدم نہ اٹھانا چاہئے۔

پنجاب سے جانے والے شہید جتھے اور خاکسار

ایک گذشتہ پرچہ میں یہ لکھا جا چکا ہے کہ تحریک خاکساران کے بانی جناب عنایت اللہ صاحب مشرقی نے خاکساروں کو حکم دیا تھا کہ ۵ راگست سے ۱۱ راگست تک اپنے ہاں سے لکھنؤ کو شیعوں کا کوئی جتھہ نہ جانے دیں۔ اور مزاحمت کرتے ہوئے اگر انہیں زخمی بھی ہونا پڑے بلکہ جان تک دینی پڑے تو پرواہ نہ کریں۔ لاہور سے ۵ راگست کی خبر ہے۔ کہ اس حکم کی تعمیل میں آج شہر کے تمام ناکوں پر خاکساروں کے جتھے متعین ہیں اور ریلوے سٹیشن کے باہر ان کی ایک زبردست جمعیت اس غرض سے موجود رہی۔ کہ کوئی گاڑی سے جانا چاہے تو نہ جانے دیں۔ خاکساروں نے تمام شہر میں ایک جال بچھا دیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ آج یہاں سے کوئی جتھہ لکھنؤ روانہ نہ ہو سکا۔ پنجاب کے دوسرے مقامات سے بھی اس قسم کی خبریں آئی ہیں۔ انبالہ کی اطلاع ہے۔ کہ وہاں بھی خاکساروں نے شدید مزاحمت کی۔ شیعہ اس معاملہ کو پولیس میں لے گئے۔ جس نے خاکساروں کو بلا کر تاکید کی۔ کہ جتھوں کو روکنے کی کوشش نہ کریں۔ ایسا نہ ہو۔ فساد ہو جائے۔ بطور احتیاط مسلح سپاہی مختلف چوکیوں پر تعینات کر دیئے گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بمبئی میں مسٹر جناح کی تقریر

بمبئی سے ۵ راگست کی خبر ہے۔ کہ مسٹر جناح نے وہاں ایک تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہندوستان میں ہندو اور مسلمانوں کا کلچر ایک دوسرے سے بالکل مختلف ہے اور دونوں اپنی اپنی جگہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ دوسرے کا تمدن تباہ ہو کر اس کا قائم ہو۔ جہاں کسی کو اقتدار حاصل ہوتا ہے وہ اس خواہش کو پورا کرنے کی سعی کرتا ہے۔ اور یہ حالات دبے ہیں۔ کہ ان کی موجودگی میں پارلیمنٹری گورنمنٹ کو ڈیموکریٹک پالیسی کے مطابق چلانا سخت مشکل ہے۔ اور جمہوری نظام حکومت اس کے لئے مناسب نہیں۔ کانگرس کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ کہ وہ سندھ میں مسلمانوں کو وزارتوں کا لالچ دے کر ان کے شیرازہ کو منتشر کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے مسلم لیگ کا بھی فرض ہے کہ پورے زور کے ساتھ اس کا مقابلہ کرے۔ اور مسلمانوں کو اس کی فریب کاریوں سے بچانے کے لئے اچھی طرح پروپیگنڈا کرے۔

خواجہ برادرز جنرل مرچنٹس انار کلی لاہور دھنی رام چوک ہر قسم کا آرائشی سامان اور سولا ہیٹ کی خرید کے لئے ایک نہایت قابل اعتماد دوکان ہے۔ (مینیجر)

مغربی سیاسیات میں آثار جزر و مد

وزیر اعظم برطانیہ کا انتباہ اور جاپان کا جواب

لندن سے ۴ اگست کی اطلاع ہے۔ کہ آج دار العوام میں وزیر اعظم نے مشرق بعید کے مسائل کے متعلق ایک بیان دیا جس میں کہا۔ کہ جاپانیوں کے ہاتھوں گذشتہ چند ماہ سے انگریزوں کی جو توہین ہو رہی ہے۔ میں اس سے بخوبی آگاہ ہوں۔ لیکن حکومت کی راہ میں بعض مشکلات ہیں۔ بعض ممبر کہہ رہے ہیں۔ کہ برطانیہ کو بھی چاہئے۔ کہ امریکہ کی طرح جاپان کے خلاف کوئی اقدام کرے۔ لیکن انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ امریکہ اور برطانیہ کے حالات میں بہت فرق ہے۔ جو حالات ہمیں درپیش ہیں۔ وہ امریکہ کو نہیں کیونکہ وہ یورپ میں واقع نہیں ہے۔ مشرق بعید میں ہم جاپان کے خلاف کوئی اقدام اسواسطے بھی کرنے سے گریز کرتے ہیں کہ چین کے مختلف حصوں میں انگریز بستے ہیں اگر جاپان سے بگاڑ ہو جائے۔ تو ان کی حفاظت کا کوئی طریق نہیں۔ اور انہیں سخت نقصان پونہچنے کا احتمال ہے۔ اس کے علاوہ مشرق بعید میں ہمارے پاس اتنی بحری طاقت نہیں کہ جاپان سے انتقام کیلئے کافی ہو سکے البتہ یورپ میں ہماری بحری طاقت بہت کافی ہے اور عین ممکن ہے۔ کہ کسی وقت ہمیں یہ طاقت وہاں بھیجنی پڑے۔ یہ فقرات میں کسی دھمکی کے طور پر نہیں کہتا۔ بلکہ انتباہ کے رنگ میں کہہ رہا ہوں۔ اگر چین میں انگریزوں کے خلاف شورش بدستور رہی۔ اور ٹینسین کی پابندیاں دور نہ کی گئیں۔ تو کوئی بعید نہیں۔ کہ حکومت برطانیہ کو مشرق بعید میں یورپ سے کوئی جنگی بیڑا روانہ کرنے کی ضرورت پیش آئے۔

جاپان کے ذمہ دار افسروں نے اس کا یہ جواب دیا ہے۔ کہ جاپان کو برطانیہ کے جنگی بیڑے کی کوئی پروا نہیں۔ وہ اسے جب اور جہاں چاہے بھیج سکتا ہے۔ وزیر اعظم برطانیہ کا بیان جاپانیوں کے لئے مزید اشتعال کا باعث ہوا ہے۔ انہوں نے ٹینسین کے برطانوی علاقہ کی ناکہ بندی شدید سے شدید تر کر دی ہے۔ حتیٰ کہ آج کھانے پینے کی کوئی چیز اندر نہیں جانے دی گئی۔ اور انگریزوں کے پاس آلو اور پیاز کے سوا کھانے کی کوئی چیز نہیں۔ آج کے لنڈنی اخبارات نے بھی لکھا ہے۔ کہ مسٹر چیمبرلین کی اس تقریر نے مشرق بعید کے حالات کو نازک تر کر دیا ہے۔ اخبار ڈیلی ٹیلیگراف نے لکھا ہے۔ کہ برطانیہ یورپ میں اپنی بحری طاقت کو کوئی معمولی سے معمولی نقصان پونہچائے بغیر نہایت آسانی کے ساتھ مشرق بعید میں ایک جنگی بیڑہ بھیجنے کو تیار ہے جس میں آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ اور چین کے دس جنگی جہاز بھی شامل ہوں گے۔ اور یہ سنگاپور میں مقیم رہے گا۔

پارلیمنٹ کے اسی اجلاس میں لارڈ ہیلی فیکس وزیر خارجہ نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اسوقت فضا میں ایسے آثار نظر آ رہے ہیں۔ کہ ہو سکتا ہے۔ آئندہ چند ہفتوں میں بین الاقوامی صورت حالات زیادہ خراب اور نازک ہو جائیں۔

ہندوستان کے ایک مشہور معالج کی ایجاد!

دنیا کے اندر ایک حیرت انگیز جدت

بحر حکمت کا ایک موتی

کرن جوانی

عورت مرد اس سے مستفید ہو سکتے ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرن جوانی کیا ہے؟

یہ قدیم آیور ویدک سائنس کے اصولوں پر تیار کی ہوئی ایک اکسیر ہے۔ جسے ہندوستان کے مشہور معالج پنڈت ٹھاکر دت شرما وید نے کھوج نکالا ہے۔ انہوں نے اس امول طاقت کا خود اپنی پریکٹس میں استعمال کیا ہے۔ یہ ایک۔ ایسی رسائن ہے کہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ روح حیات گولیوں میں بھر دی گئی ہے

کرن جوانی سے کیا کیا فائدے ہیں!

اس میں سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ تمام بے نالی کے غدود کو قدرتی طور پر مضبوط بنا کر سارے جسم میں طاقت بھر دیتی ہے۔ اور عہد شباب کی طاقت اور جوش کو پھر سے تازہ کر کے سارے جسم کو نئے سرے سے ڈھالتی ہے۔ اس کی ایک یہ برکت ہے۔ کہ اس کے ہوتے ہوئے جانداروں کے غدود یا ان کے سیرم کو کھانا نہیں پڑتا۔ یہ جسم کے اندر طاقت۔ روح اور رونق پیدا کرتی ہے۔ اس کا اثر غیر قدرتی نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ قدرتی ڈھنگ سے اپنا عمل دکھاتی ہے۔ جس سے جوانی ایک لمبی مدت تک قائم رہتی ہے۔ قیمت ۲۰ گولی چار روپے ۲۴ گولی ایک روپیہ

تعریفی خط

میں نے کرن جوانی کی دو شیشیاں منگوا کر ان کا استعمال کیا ہے۔ سچ مچ یہ ایک نہایت مفید سب سے عمدہ دوا ہے۔
(میاں دلدار حسین قریشی برٹش ملٹری ہسپتال راولپنڈی)

کرن جوانی طاقت

امرت دھارا فارمیسی۔ لاہور